https://famousurdunovels.blogspot.com/

تحفہ انگلینڈ کا

از

ایمن ، فروہ ، ماریہ

https://readingcornerpk.blogspot.com/

تحفہ انگلینڈ کا

ماریہ، ایمن، فروابٹ

PRIME URDU NOVELS

نین اٹھ جاؤ اب!!! امر کب سے باہر بیٹھا تمھارا انتظار کر رہا ہے"۔۔

نوین بیگم اس کے جہازی سائز بیڈ کے سرہانے کھڑی اسے اٹھانے کے لیے جتن کر رہی تھیں۔۔

ماما اسے کس الو کے پٹھے نے کہا تھا کسی کے گھر رات کے تین بجے آنے کو؟"..۔"

مشکل سے آنکھیں کھول کر موبائل پر ٹائم دیکھتے ہوئے نین نے منہ بسورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

.."نین تمہاری فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔ مگر تم ہو کہ کب سے فضول بولتی جا رہی ہو"

نوین بیگم کو پھر سے اپنے اوپر کمبل اوڑھتی نین کو دیکھ کر غصہ ہی آ گیا تھا۔۔. انہوں نے جھٹ سے وہ کمبل اتار کر پھینکا۔۔

پلیز ماما نہیں جانا چاہتی میں پاکستان آپ لوگ سمجھ کیوں نہیں رہے ؟؟۔۔۔ آپ ایک کام کریں!!!! آپ ہی امر" کے ساتھ چلی جائیں "۔۔۔

ماں کو غصے میں آتا دیکھ کر نین پٹ سے آنکھیں کھول کر بولی۔۔۔

موبائل تمہارے پاس ہی پڑا ہوا ہے اٹھاؤ اور کال کر کے دادا دادی کو بتادو کہ تم نہیں آرہیں"

پاکستان۔۔۔ تمہارے لئے تمہاری فضول سی ضد رشتوں سے زیادہ اہم ہے"۔۔۔

سائیڈ ٹیبل پر رکھے موبائل کی طرف غصے سے اشارہ کرتی ہوئیں نوین بیگم کمرے سے واک آؤٹ کر چکی تھیں۔۔۔ شاید وہ بھی اپنی اولاد کی نس نس سے واقف تھیں۔ ویسے تو نین صاحبہ نے اٹھنے کا نام نہیں لینا تھا مگر ماں کو غصے میں آتا دیکھ کر فٹ سے وہ کام کرنے کو تیار ہو گئی جس سے کچھ دیر پہلے انکار کر رہی تھی۔۔۔

.دادی کالنگ...... "افففف اس کی کمی رہ گئی تھی"۔"

موبائل فون کی اسکرین پر دادی کا نام دیکھ کر وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی ہوئی کال ریسیو کر چکی تھی۔۔

..."!اسلام علیکم دادی"

وعلیکم اسلام دادی کی جان.. کہاں رہ گئی ہے میری بچی ؟.. آنکھیں ترس گئی ہیں میری.. تونے پاکستان آنا ہے یا"

.."نہیں.. یا دادی کے مرنے پہ ایک بار ہی آئے گی ؟؟

.دادی اس کی آواز سنتے ہی شروع ہو چکی تھیں

کیسی باتیں کرتی ہیں آپ دادی... میں تیار ہو کے امر کو آپ سے ملوانے لے کر آرہی ہوں۔۔ اگر مما کی یہ ضد نہ" ہوتی کہ امر کو پہلے آپ سے ملوانا ہے پھر ہماری شادی ہو گی تو میں کبھی پاکستان نہ آتی... آپ کی اس ایموشنل بلیک ... "میلنگ سے بھی نہ آتی

روانی سے بولتے ہوئے نین فون کاٹ چکی تھی..۔

دادی آپ نہیں جانتیں یہ فضول ضد نہیں ہے۔۔۔ آپ نہیں جانتیں اس دن آپ کے پوتے نے کیا کچھ چھین لیا" تھا مجھ سے۔۔ میری انا... میرا غرور.. میرا پیار... کچھ بھی تو نہیں رہا میرے پاس۔۔ میں کبھی معاف نہیں کر سکتی اسے اور نہ پوری زندگی اس کی شکل دیکھنا چاہتی ہوں.۔۔ آپ سب کہتے ہیں پوچھتے ہیں ناں کہ کہاں گئی ہماری شرارتی نین؟؟ وہ تو پانچ سال پہلے پاکستان میں ہی مر گئی تھی"۔۔۔

وہ فون بند کرنے کے بعد خود سے بڑبڑاتی ہوئی واش روم میں فریش ہونے کیلیئے چلی گئی کیوں کہ اب وہ ماں کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔

ازلان بیٹا دیکھو جا کر بہن تیار ہوئی ہے کہ نہیں؟؟"۔۔"

شاہ فیصل نے آواز لگائی تھی۔۔

جی ڈیڈ"۔۔۔"

وہ ان کے حکم کی پیروی کرتا ہوا نین کے کمرے کی جانب رخ کرنے لگا۔۔۔

وائٹ فراک اور چوڑی دار پاجامہ پہنے آئینے کے سامنے کھڑی نین سلیقے سے بال سنوار رہی تھی جب کانوں میں ڈیڈ کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی چھوٹے بھائی کی افسردہ سی آواز بھی جو بہن کے جانے پر اداس ہوا بیٹھا تھا۔

ڈیڈ میں تیار ہوں۔۔ دو منٹ میں آئی"۔۔۔"

اس سے پہلے کہ ازلان اوپر کمرے تک پہنچتا نین نے وہیں سے بلند آواز سے جواب دیا ساتھ ہی جلدی سے ہونٹوں پر لپ گلوز لگایا اور ہینڈ بیگ اٹھا کر نیچے کی طرف بڑھی۔۔۔

امر نے کیب پہلے سے ہی منگوالی تھی.... نین سبھی سے مل کر ماں کے گلے لگنے لگی تو نظر انکی آنکھوں میں تیرتے آنسوؤں پر پڑی۔

کم آن مام....اب اگر آپ روئیں ناں میرے سامنے تو مجھے آپ کی قسم پھر میں سچ میں نہیں جاؤں گی۔۔۔ڈیڈ" آپ کی بیوی نے حد ہی کر دی پہلے زبردستی گھر سے نکال رہی ہیں اور اب دیکھیں انہیں"۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے آنسوؤں کو اندر ہی اندر روکنے کی کوشش کرتے ہوئے ضبط سے بولی۔۔۔جانتی تھی مام کس دل سے اسے پاکستان بھیج رہی ہیں۔.تب ہی دھمکی دے کر ساتھ ہی مام کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے ڈیڈ کو گھسیٹا۔۔

نوین بچی کو ہنستے ہوئے خدا حافظ کرو۔۔اور ویسے بھی کون سا ہمیشہ کیلیئے پاکستان جا رہی ہے۔۔ اماں ابا "سے مل کر ایک مہینے میں واپس آ جائے گی"..

شاہ فیصل نے بیوی کے کندھے پر ہاتھ کر تسلی دی اور آنکھوں سے آنسوؤں کو روکنے کا اشارہ بھی دیا جس پہ نوین بیگم نے خود کو مزید رونے سے باز رکھا تھا۔۔۔

امر کے ساتھ ایئرپورٹ کی جانب بڑھتی نین کو یاد آیا جب پہلی بار وہ دادا دادی سے ملنے پاکستان جا رہی تھی کس قدر خوش تھی مگر اب۔۔۔۔۔۔؟؟؟پورا راستہ آنسو سیلاب بن کر اس کے چہرے کو بھگوتے رہے.اور اس دشمن جان کا تصور اس کے حلق کو اندر تک کڑوا کر چکا تھا.

****

...."السلام علیکم بی جان!!!!

اتوار کا دن تھا اسی لیے وہ چاروں بہن بھائی نانی کے گھر براجمان تھے۔۔

..."وعلیکم السلام جیتے رہو بچو...ماں کیسی ہے تم لوگوں کی؟؟"

سب ٹھیک ہے بی جان۔۔۔انہیں چھوڑیں آپ یہ بتائیں کہ گھر کے ملازم اتنے ایکٹو کیوں ہیں..؟؟کوئی خاص آ" رہا ہے یا...ہماری آمد کی خوشبو آگئی تھی آپ کو؟؟

بی جان سے ملنے کے دوران گھر میں ملازموں کی بھاگ دوڑ کو دیکھتے ہوئے حاذق نے ہنستے ہوئے پوچھا...بی جان کے چہرے سے چھلکتی خوشی اور ارد گرد کے ماحول کو دیکھتے ہوئے باقی تینوں کو بھی تجسس ہوا تھا...

"ہاں آج شام کو اپنی نین آ رہی ہے انگلینڈ سے.....۔امر کو ملوانے لا رہی ہے..وہی جو اسکا منگیتر ہے۔۔اسی کی تیاری کر رہی ہوں بھئی لڑکی والے ہیں سو تیاریاں کرنی ہوتی ہیں"...

بی جان اپنی خوشی اور جوش میں کہے جا رہی تھیں جب کہ باقی پلٹون کا دل اور دماغ نین کے نام پہ اٹک چکا تھا۔۔

"نین....کیا سچ میں نین آ رہی ہے ؟؟"..

کسی کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ انہوں نے واقعی میں جو سنا وہ سچ ہی ہے۔۔۔

یقین آتے ہی ہانی اور نمل نے خوشی سے اچھلنا شروع کر دیا۔۔دشاب کام کے سلسلے میں آؤٹ آف سٹی گیا ہوا تھا۔۔گھر میں داخل ہوتے ہی اسے چہل پہل اور رونق کا خوشگوار احساس ہوا۔۔فریش ہونے کے بعد بی جان سے ملنے انکے پورشن میں آیا تو گھر میں ملازموں کی بھاگ دوڑ دیکھ کر مزید حیرت ہوئی۔۔

"السلام علیکم دادی".....

"وعلیکم السلام کب آیا میرا بچہ ؟؟"...

بی جان نے ماتھے پر پیار دینے کے بعد پوچھا مگر دھیان آگے پیچھے گزرتے ملازموں پر بھی رکھا ہوا تھا۔۔

"بس آدھا گھنٹہ ہی ہوا ہے۔ویسے بی جان گھر میں کوئی آ رہا ہے کیا؟"۔۔۔

انکے چہرے سے چھلکتی خوشی اور ارد گرد کے ماحول کو دیکھتے ہوئے دشاب نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"کیوں ہم جیتے جاگتے خوبرو جوان تمھیں نظر نہیں آ رہے کیا؟"..

حاذق اور جاذب نے صدمے سے دیکھتے ہوئے بیک زبان ہو کر کمال اداکاری کرتے ہوئے کہا۔۔

اربے ے... تم لوگ کونسا پہلی یا آخری بار آئے ہو... روز تو آ ٹپکتے ہو۔۔اچھا بتائیں ناں دادی کوئی "خاص مہمان آ رہا ہے کیا؟؟"۔۔۔

دشاب ان دونوں کو جواب دیتا پھر سے دادی سے سوال کرنے لگا۔۔۔

ہاں آج شام کو اپنی نین آرہی ہے اپنے منگیتر کو ساتھ لے کر....اسی کی تیاریاں ہو رہی ہیں"۔۔۔"

بی جان اپنی خوشی میں کہے جا رہی تھیں جب کہ دشاب کا دھیان نین پہ اٹک چکا تھا اور دل کی دھڑکن الگ سے شور مچا کر اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دینے لگی تھی۔۔۔

دشاب بیٹا ایک چھوٹا سا کام ہی کر دو سبھی ملازم کام میں لگے ہوئے ہیں اور اوپر سے یہ شیطانوں کا ٹولہ بھی آن پہنچا ہے"۔۔۔

دادی نے سب کو خوش ہوتا دیکھتے ہوئے چپ چاپ کھڑے دشاب کو پکارا۔۔

پتر...... نین نے الماریاں صاف کرنے کو کہا تھا اس میں کچھ پرانا سامان پڑا ہوا ہے اس کو نکلوا کے صفائی کروا دو" اور کسی چیز کی کمی ہے تو دیکھ کے بتا دو وہ بھی منگوا لیتی ہوں میں"۔۔۔

بی جان نے اٹھتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو وہ جیسے ہوش میں آیا۔۔۔

جج...جج.....جی بی جان میں کر دیتا ہوں"۔۔۔"

اس نے حامی بھرتے ہوئے نین کے کمرے کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔

بی جان کے پورشن کے گھر کا اوپر والا حصہ فیصل شاہ کے لئے مخصوص تھا جہاں سب کے الگ الگ کمرے تھے۔۔انکے واپس جانے کے بعد رومز لاک کر دیے جاتے تو اکثر فردوس بیگم وہاں کی صفائیاں کرواتی رہتی تھیں۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooo

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

نین کے روم کا دروازہ کھولتے ہی دشاب کی نظر سامنے نین کی ہنستی مسکراتی تصویر پر پڑی تو آنکھوں سے چند بے وفا آنسوؤں نے باہر آنے کی کوشش کی۔۔۔

آخری مرتبہ وہ اس کی موجودگی میں یہاں آیا تھا جب وہ پاکستان سے ہمیشہ کے لئے جا رہی تھی مگر اب دروازہ کھول کر اندر آنے کی ہمّت نہی ہو پا رہی تھی۔۔۔ ہر چیز کو چھوتے ہوئے جیسے نین کو محسوس کرنا چاہا۔۔۔

الماری سے سبھی گفٹس نکال کر وہ مڑنے ہی لگا تھا کہ اچانک ایک گفٹ نیچے گر کر ٹوٹ گیا اور ایک مردانہ پرفیوم کی خوشبو پورے کمرے میں پھیل گئی۔۔۔وہ حیرانگی سے نیچے گرے گفٹ کو دیکھنے لگا کیوں کہ یہ پرفیوم شروع سے اس حویلی میں بس وہی استمال کر رہا تھا۔۔۔ تیزی سے جھک کر گفٹ پیک کو اٹھا کر دیکھا جس پر "سید دشاب الرحمان "خوبصورت اسٹائل میں لکھا گیا تھا۔۔۔

دشاب کا دھیان باقی گفٹس پر پڑا تو وہاں سبھی پر اسی کا نام لکھا ہوا تھا۔۔۔

بچپن میں نین پہلی بار جب اس کے لئے گفٹ لائی تھی تب اس نے انسلٹ کرتے ہوئے لینے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔ نین دوبارہ کبھی ہمت ہی نہ کر سکی کہ اپنے پیار سے ہر بار لائے ہوئے گفٹ اسے دے سکے۔۔۔

ہر سال اس امید سے گفٹ لاتی کہ شاید اس بار اس سے دوستی ہو جائے تو اپنے سارے گفٹس دشاب کو دے گی مگر۔۔۔۔۔۔

****

..سید ثاقب شاہ اور سید عاقب شاہ دو بھائی ہیں

ثاقب کی شادی بیگم فردوس سے ہوتی ہے جن کے ساتھ وہ ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں. ان کی آگے سے چار اولادیں ہوتی ہیں.. شاہ جہان, شاہ فیصل اور شاہ میر اور ایک بیٹی ہے جسکا نام شاہ بانو ہے______ دوسری جانب عاقب شاہ کی شادی بیگم سمیرا سے ہوتی ہے اور انکی بس ایک ہی اولاد ہے ثریا....

گلگت کے خوبصورت پہاڑوں سے گھرے علاقے میں یہ دونوں فیملیز قیام پذیر ہیں.. اچھی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب بچوں کی شادی کا وقت آتا ہے تو شاہ فیصل باہر جا کر مزید پڑھنے اور اپنا کیریئر بنانے کی ضد کرتا ہے... اسے اس سید گھرانے کا ماحول شروع سے ہی پسند نہیں تھا جہاں پہ ڈھیر پابندیاں تھیں۔۔سب نے حسبِ توقع اسکے باہر جانے کی مخالفت کی اور آخر میں اس شرط پہ بھیجا کہ اپنے چچا کی بیٹی ثریا سے منگنی کر کے جائے تاکہ واپسی یقینی ہو... اس طرح دونوں کی منگنی ہو جاتی ہے اور فیصل شاہ انگلینڈ چلا جاتا ہے لیکن وہاں جا کے اسے .. نوین سے محبت ہو جاتی ہے اور وہ اس سے شادی کر لیتا ہے.. دونوں حویلیوں میں یہ خبر پھیلتے ہی کہرام مچ جاتا ہے ثاقب شاہ... فیصل کے اس اقدام سے بہت شرمندہ ہوتے ہیں اور اپنے بھائی سے معافی مانگ کے ثریا کی شادی . اپنے دوسرے بیٹے شاہ جہان سے کر دیتے ہیں۔

کچھ ہی عرصے میں شاہ بانو میڈیکل کی ڈگری حاصل کر کے آتی ہے تو سید ثاقب شاہ اس کی شادی کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں اور باقی رہ جاتے ہیں شاہ میر تو وہ سب بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے ہیں اور ... پی ایچ ڈی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں.. اور اپنے بھتیجے بھانجیوں کے تقریباً ہم عمر ہی ہیں

شاہ جہان اور ثریا بیگم کی بس ایک ہی نرینہ اولاد ہے... سید شاب الرحمن جو خاندان بھر کی آنکھ کا تارا ہے اور .. دوسری طرف شاہ بانو کی دو بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں. ہانی, نمل، جاذب اور حاذق

فیصل شاہ اور نوین کی تین اولادیں ہیں۔۔۔

نین۔۔.. ازلان اور ارمان (دونوں بھائی جڑواں ہیں) جو انگلینڈ میں رہتے ہیں... نین دادی کی سب سے لاڈلی اور انتہا کی شرارتی ہے جو ہر سال گرمیوں کی چھٹیوں میں پاکستان آتی ہے اور اپنی شرارتوں سے سب کزنز کا جینا دو بھر کیے رکھتی ہے۔۔۔۔

"

..."دیکھا کیسے جیت رہی ہوں میں ؟"

نین خوشی سے چلاتے ہوئے ان دونوں سے پوچھ رہی تھی جو شاید بدقسمتی سے نین کے ساتھ لڈو کھیلنے بیٹھ گئیں تھیں۔۔۔

گیم ابھی ختم تھوڑی ناں ہوئی ہے۔۔ آخری وقت تک گیم کے پلٹ جانے کے چانسز بھی ہوتے ہیں اس لیے"

زیادہ بولنے سے بہتر ہے یہاں فوکس کرو"۔۔۔

ہانی اسے گھورتی ہوئی لڈو کی طرف اشارہ کر کے بولی۔۔۔

....."دیکھ لیتے ہیں بھئی کون کتنے پانی میں ہے"

.نین نے ناک پر سے مکھی اڑاتے ہوئے لاپرواہی سے کہا

ارے دشاب بھائی آپ؟؟......آئیں ناں ہمارے ساتھ لڈو کھیلیں"۔۔۔"

دشاب جو کہ ابھی گھر آیا تھا اور ارد گرد کا جائزہ لیے بغیر سیدھا اپنے کمرے میں جانے لگا تھا نمل کی آواز پہ رکا تھا۔۔

تم ذرا اپنی پوزیشن پہ غور کرو.... کس قدر کمزور ہے۔۔ پکی ہاری ہوئی لگ رہی ہو اور اس پہ سونے پہ سہاگا یہ کہ"

اس کو کھیلنے کے لیے بلا رہی ہو۔۔یعنی جو تھوڑے بہت چانسز ہیں بھی تمہارے جیتنے کے انہیں بھی اپنے ہاتھوں سے ختم کر رہی ہو"۔۔۔

نین دشاب کی طرف ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے طنزیہ لہجے میں بولی۔۔۔وہ ان دونوں کو باتوں میں لگا کے اور ساتھ ہی نمل اور ہانی کی توجہ دشاب کی طرف پا کر اپنی ایک آخری گوٹی بے ایمانی سے کھول چکی تھی۔۔۔

...."اس سے پہلے بھی تم ایسے ہی بے ایمانی سے جیت رہی تھیں؟؟۔۔۔ہیں ناں؟؟"

دشاب نے اسکی ساری فضول باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے آبرو اچکا کے اس گوٹی کی طرف اشارہ کیا جسے اس نے بے ایمانی سے باہر نکالا تھا۔۔ انداز سے صاف واضح تھا کہ وہ اس کی چوری پکڑ چکا ہے۔۔۔

کک کونسی بے ایمانی؟؟"۔۔"

وہ زبان کی ہکلاہٹ پر قابو پاتے ہوئے اپنا کانفیڈینس بحال کرتی ہوئی بولی مگر وہ اس کی بات کا جواب دیے بغیر آگے بڑھ کے لڈو پر ہاتھ پھیر کے پوری گیم خراب کر چکا تھا۔۔

..."ہمت ہے تو میرے ساتھ گیم لگاؤ..ان معصوم بچوں کے جذبات کے ساتھ کیوں کھیل رہی ہو؟"

وہ سنجیدگی سے استفسار کرنے لگا۔۔ اتنا سنجیدہ انداز وہ بھی دشاب کا.... نین کا تو صدمے سے برا حال تھا.. جبکہ ساتھ بیٹھیں نمل اور ہانی بھی کم حیران نہ تھیں۔۔۔

آؤ میرے ساتھ لگاؤ ایک گیم۔۔ اگر یہ گیم تم جیت گئیں تو تم سب کے لیے آج شام آئسکریم میری طرف سے" اور اگر میں جیت گیا تو تم ہم سب کو آئسکریم کھلاؤ گی۔۔ بھئی انگلینڈ کا اتنا پیسہ ہے کب کام آئے گا"۔۔۔

وہ اب اس کے سامنے ڈیل رکھتا ہوا بولا۔۔ آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔۔۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے ایسا ہے تو ہو جائیں پھر دو دو ہاتھ "۔۔۔"

نین نے آخر کار دل، گر دے، پھیپھڑے بڑے کر کے خاتم کی قبر کو لات ماری کم از کم ہانی کو کچھ ایسا ہی لگا۔۔۔

..."ہاں بھئی... دیکھ لیتے ہیں... اول تو میں کبھی لڈو کھیلتا نہیں ہوں اور اگر کھیلوں تو پھر ہارتا نہیں ہوں"

..دشاب نے فرضی کالر کھڑے کرتے ہوئے کہا

..."ہاں دیکھ لیتے ہیں کتنا دم ہے تم میں.... ہنہہ"... نین نے برا سا منہ بنایا"

..."انگلینڈ کا تحفہ نا ہو تو.. ابھی اسکی ساری مکاریاں نکالتا ہوں"

آخری لفظ منہ میں بڑبڑا کر دشاب نے گیم پر دھیان دیا جس میں نین کے چھ پر چھ آ رہے تھے اور وہ مزے سے جیت کی جانب جا رہی تھی۔۔۔اب تو اسے بھی اپنی جذباتی حرکت پر دل میں افسوس ہوا۔۔

ہاں بھئی....کچھ لوگ لڈو کھیلیں تو ہارتے نہیں ہیں"۔۔۔"

...نین نے اس کی مسکین شکل دیکھتے ہوئے قہقہہ لگا کے اسے اسی کا ڈائلاگ یاد دلایا

...ہانی اور نمل بھی دشاب بھائی کی شامت دیکھ کے ہنسی کنٹرول کیے بیٹھی تھیں

ہانی سب کو کہہ آؤ تیار رہیں... آج ہمارے سید دشاب الرحمان صاحب آئس کریم وہ بھی میری بدولت تم سبکو" کھلانے لے جا رہے ہیں"۔۔۔۔

کچھ اوور کانفیڈینس سے کہتی نین نے اپنی گوٹی دشاب کے گھر سے چلائی۔۔۔ نمل سٹارٹنگ میں نین کا پلا بھاری دیکھ کر جا چکی تھی جبکہ ہانی وہیں بیٹھی دونوں کو دیکھ رہی تھی جہاں ایک غصے میں دیکھ رہا تھا تو دوسری شرارت سے آنکھیں مٹکاتی ہوئی اور یہاں سے ہوا تھا دشاب کی جیت کا آغاز۔۔۔

نین کی گوٹی مارنے کے بعد اس نے نین کی جانب جتاتی نظروں سے دیکھا اور ساتھ ہی ساتھ اس کے ہاتھوں کی حرکت کو کن اکھیوں سے دیکھتا رہا تاکہ دوسری طرف سے کوئی بے ایمانی نہ ہو۔۔۔

مقابلہ بہت سخت چل رہا تھا۔۔ نین کو اپنی ہار یقینی نظر آئی تو وہاں سے بھاگ کے جانے میں ہی اپنی عافیت جانی۔۔۔

لگتا ہے مجھے بی جان بلا رہی ہیں۔۔ ہم بعد میں کھیل لیں گے"۔۔۔"

دشاب کی آخری گوٹی بھی گھر جاتے دیکھ کر نین نے بہانہ بنا کر اٹھنا چاہا تو دشاب نے فوراً سے اسکا تھام لیا۔۔۔

چچ چچ چچ۔۔۔ہارتے ہوئے سبھی کو کسی نا کسی کی آواز سنائی دینے لگ جاتی ہے نین فیصل صاحبہ اور ویسے بھی میں" وہیں سے آیا ہوں۔۔بی جان اور دادا کسی دوست کی عیادت کے لئے گئے ہوئے ہیں"۔۔۔

وہ نین کو شرمندہ کرنے کی اپنی سی کوشش کرتا ہوا بولا۔۔۔

کان کھول کر سنا کرو بندر... میں نے کہا تھا کہ مجھے لگا ہے ایسا"۔۔۔"

باتوں میں ہار ماننا اس نے بھی کہاں سیکھا تھا۔۔

کان آنکھ دماغ سب کھول کر ہی بیٹھا تھا انگلینڈ کے تحفے تبھی تو جیتا ہوں اور ویسے بھی شام کو تیار رہنا سب کو آئس" کریم کھلانے کے لئے۔۔۔ اگر کہو تو میں سبکو بتا آؤں کہ یہ شاہی خرچہ آج کون کرے گا آئی مین آئس کریم کس کی ..."طرف سے؟

آنکھ مارتے ہوئے وہ نین کو سخت چھچھورا ہی لگا۔۔۔

اور ہاں.... یاد دلاتا جاؤں کہ میں لڈو کھیلتا نہیں ہوں اور اگر کھیلوں تو پھر ہارتا نہیں ہوں"۔۔۔"

...ایک بار پھر وہ فخر سے اپنا ڈائلاگ دہراتا نین کو تپا گیا تھا

اور ہاں۔۔۔ جو پچھلی بار دادی سے مار پڑوا کے ویڈیو بنائی تھی تم نے اور اس شرط پہ ڈیلیٹ کی تھی کہ میں سب کو" آئسکریم کھلاؤں یہ سب اسی کا بدلہ ہے"۔۔۔

دشاب آنکھ مارتا ہوا وہاں سے فرار ہو چکا تھا اور پوری پلٹون کو آئسکریم کے لیے اکٹھا کرنے لگا تھا۔۔۔

کتنے پر نکل آئے ہیں اسکے توبہ... دادی کو بتانا ہی پڑے گا اب... چار و ناچار نین کو سب کو آئسکریم کھلانی ہی" پڑی تھی لیکن دشاب کی شامت یقینی تھی اب...۔۔

****

..."نین... نین...... کہاں ہو؟؟"

...حازق جو تیزی سے نین کو بلانے کے لئے آ رہا تھا سامنے بی جان کو بیٹھے دیکھ کر فوراً سے منہ پر ہاتھ رکھا

.."اووو.... بی جان آپ؟.. میں تو نین کو ڈھونڈ رہا تھا"

نانی کو سامنے کھڑا دیکھ کے حازق نے معصومیت سے کہا۔۔۔

..."کیوں بیٹے جی ؟؟.. کیا کام آن پڑا تم شرارت کی پوٹلیوں کو اس سے ؟"

.بی جان کی نظر دروازے کے پیچھے چھپنے کی ناکام کوشش کرتی نمل اور ہانی پہ پڑی تو ان کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

نانی اس نے خود ہی فون کر کے بلایا ہے ہمیں۔۔ ہم تو نہیں آرہے تھے۔۔. آپ چاہیں تو ابھی امی کو فون کر کے " پوچھ لیں".۔۔

ہانی نے معصوم شکل بناتے ہوئے جھوٹ سے کام لیا۔

..."اب بتا بھی دیں نین کہاں ہے ؟؟"

حاذق نے بے صبری سے ایک مرتبہ پھر پوچھا....اس کے شیطانی دماغ میں جو شرارت اس وقت گردش کر رہی تھی اس کی وجہ سے اس کا صبر کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔

..."سوئی ہوئی ہے اب دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔ ہر شیطانی کام میں گھسیٹ لیا کرو تم لوگ میری معصوم پوتی کو"

دادی نے اپنی چھڑی پکڑتے ہوئے ان کو گھورا اور دروازے کی طرف اشارہ کر کے انہیں جانے کے لیے کہا۔۔۔

اللہ بخشے آپ کو.... کیوں اس عمر میں آکر جھوٹ بول رہی ہیں؟؟..۔ آپ نے ہی کہا تھا جھوٹ معصوم؟؟؟" ..."!!!بولنے سے قبر میں ایک بچھو پیدا ہو جاتا ہے

حاذق نے بی جان کو تنگ کرتے ہوئے انکا دھیان ہٹانے کی کوشش کی.۔۔

مذاق کرتا ہے مجھ سے۔۔۔۔ تیری ماں کو تو آج میں شکایت لگا کر ہی رہوں گی"۔۔۔"

دادی ہمیشہ کی طرح غصے سے لال ہوتے ہوئے بولیں ساتھ ہی اپنی مولا بخش (چھڑی)اسے رسید کی جو سیدھی نشانے پہ لگی تھی.۔۔

ففففففف بی جان.... کتنی ظالم ہیں آپ.... اتنی زور سے لگی ہے.... آپ کیا بچپن میں بنٹے کھیلتی رہی ہیں جو آپکا"

..."نشانہ اس قدر پکا ہے؟

.....حاذق کو مار کھا کے بھی سکون نہیں آیا تھا تب ہی یہ بے وقوفانہ سوال پوچھ بیٹھا تھا

..."ادھر میرے پاس آ پھر بتاتی ہوں"

بی جان نے ڈر کے مارے پیچھے کی طرف جاتے ہوئے حاذق کو دیکھ کر کہا۔۔۔

کیا شور ڈال رکھا ہے سب نے؟؟ ایک تو بندہ اس گھر میں سکون سے سو بھی نہیں سکتا"۔۔۔ "

.اس سے پہلے کہ بی جان کی طرف سے کوئی اور وار ہوتا نین صاحبہ تشریف لا چکی تھیں۔۔

تم نے خود بلایا تھا ناں ہمیں!! اس لیے تو ہم آئیں ہیں مگر نہیں۔۔بی جان کو تو ہر کام میں ٹانگ اڑانے کی عادت"

ہے"۔۔۔

حاذق ایک عدد ڈنڈا کھا چکا تھا اس لیے جھنجھلا کے بولا۔۔۔

دادی وہ.... جب سے میں پاکستان آئی ہوں تو بور ہو رہی تھی... میں نے ہی بلایا انکو میرا پینٹنگ کرنے کو دل چاہ"

رہا تھا"۔۔۔

.نین نے معصوم نہیں بلکہ مظلوم بنتے ہوئے کہا۔۔۔

..."میں صدقے جاؤں میرا بچہ"

دادی نے نین کو ساتھ لگا کے محبت سے اس کا ماتھا چوما۔۔۔

تو یہ مجھے پہلے نہیں بتا سکتا تھا؟۔۔۔ کب سے میرا بی پی ہائی کر رہا ہے"۔۔۔"

دادی نے اس سے لاڈ کرنے کے بعد حاذق کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ کچھ کہنے کا موقع دیتیں تو کچھ کہتا ناں ..۔ویسے بھی میں کچھ بھی کہوں یقین تو آپ نے کرنا نہیں ہوتا۔۔اب" آپ کی معصوم پوتی نے کچھ کہا ہے تو اس پر جھٹ سے ایمان لے آئی ہیں جس نے سراسر جھوٹ کہا ہے"۔۔۔

حاذق نے آخری جملہ بڑبڑاتے ھوئے کہا۔۔

اوکے دادی.... سی یو لیٹر "..۔"

نین دادی کے گال چومتی ہوئی باقیوں کو لے کے وہاں سے بھاگ چکی تھی۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooo

ہانی تم نے ٹھیک سے دیکھا تھاناں کہ چچی ثریا اپنے کمرے میں سو رہی ھیں ؟؟؟؟"۔۔۔"

نین نے چلتے ہوئے ہانی سے پوچھا کہ کہیں ان کی وجہ سے پلان خراب نہ ہو جائے۔۔۔

افففففف نین.... کتنی بار کہا ہے دیکھ کر آئی ہوں"۔۔ہانی نے غصے سے جواب دے کر آہستہ سے دروازہ کھولا" اور ایک بار پھر صحن میں نظر دوڑائی کہیں ممانی نہ دیکھ لیں۔۔

لو بھلا میں نے تو ابھی صرف ایک بار پوچھا ہے اور یہ پتا نہیں کسے کتنی بار بتا چکی ہے"۔۔۔"

دونوں ہاتھوں کو کمر پر رکھ کر نین نے خفگی سے ساتھ چلتے ہوئے حاذق کو دیکھ کر کہا۔۔

اووو میری ماں معاف کر دو۔۔۔ایک تو شرارت تم کرتی ہو اور شامت ہم لوگوں کی آجاتی ہے اور تم معصوم ایسے" بن جاتی ہو جیسے تمھیں کچھ معلوم ہی نہ ہو"۔۔۔

ہانی منہ بسورے بولی۔۔۔

تھوڑی دیر کے لیے تم دونوں خاموش ہو جاؤ کہیں کوئی دیکھ ہی نہ لے ہمیں"۔۔۔"

حاذق نے غصے سے دونوں کو ایک نظر گھورا اور دانت پیستے ہوئے آہستگی سے کہا۔۔

اب وہ تینوں دبے پاؤں دشاب کے کمرے کی جانب بڑھے جہاں وہ دنیا جہاں سے غافل مزے سے گہری نیند سو رہا تھا۔۔ نین سے اسکا یہ چین ہضم نہ ہوا اور جلدی سے پینٹ نکال کر مہارت سے دشاب کے چہرے پر نقشہ بنانے لگی۔..

یہ بات تو سبھی کو معلوم تھی دشاب نیند کا کس قدر پکا ہے تبھی وہ آرام سے کھڑے نین کی کاروائی دیکھ رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ نین کے لائے کیمرے میں یہ منظر بھی ریکارڈ کر رہے تھے۔۔ آخر پندرہ منٹ بعد نین نے دشاب کو فائنل لک دے کر خود کو داد دی اور جس طرح تینوں چپکے سے آئے تھے ویسے ہی خاموشی سے واپس جا چکے تھے۔۔

..."آج تو ساتھ والی گلی میں بچوں کے ساتھ میچ ہے ناں؟؟"

چچی کے پورشن سے خیریت سے نکلتے ہی نین نے حازق سے پوچھا۔۔

اوہ ہاں شکر ہے یاد دلوا دیا تم نے۔۔ چلو باہر گراؤنڈ میں چلتے ہیں۔ سبھی بچے آگۓ ہوں گئے"۔۔"

حازق اسے فوراً سے ہاں میں جواب دیتا جانے کا کہنے لگا۔۔

...."کوئی ضرورت نہیں ہے ابھی جانے کی"

نین فوراًاسے روکتی ہوئی بولی۔۔

وہ تینوں ابھی آگے کا منصوبہ بناتے اس سے پہلے ہی لان میں سے چچی ثریا کی آواز سنائی دی جو شیر بانو سے باتیں کر رہی تھیں۔۔ تینوں نے ایک دوسرے کو ذومعنی نظروں سے دیکھا اور تیزی سے لان کی طرف بھاگے۔۔

چچی دشاب کہاں ہے؟؟.. ہم نے کھیلنے جانا تھا تو وہ نظر ہی نہیں آرہا۔۔ نین نے معصومیت کے تمام ریکارڈ" توڑتے پوچھا۔.

وہ تو سو رہا ہے؟؟ تم لوگ جاؤ اسے جگا دینا کہہ رہا تھا پانچ بجے انکا میچ ہے مجھے یاد ہی نہیں رہا"..۔"

.ثریا بیگم نے تفصیل سے جواب دیا جسے سنتے ہی بچے باہر کی جانب بھاگے تھے۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooo

دشاب اٹھ جاؤ جلدی سے۔۔ میچ شروع ہونے والا ہے.... اٹھ بھی جاؤ بھئی... لیٹ ہو رہا ہے.. وہاں سب یہی سمجھیں گے کہ تم ہارنے کے ڈر سے نہیں آئے"... حازق نے نین کا سکھایا ہوا ایموشنل ڈائلاگ دہرایا جسے سنتے ہی دشاب تیزی سے اٹھا۔۔

اوہ شٹ اتنا ٹائم ہو گیا ہے۔ تم لوگ جاؤ... ٹاس کرو... تب تک میں فریش ہو کر آتا ہوں"۔۔۔"

وہ جھٹ سے اپنے اوپر سے کمبل ہٹاتا ہوا اٹھا اور واش روم کا رخ کرنے لگا تاکہ جلد از جلد فریش ہو کر میچ کھیلنے کے لیے نکل سکے۔۔۔

ارے.... دشاب ایسے ہی ٹھیک ہے۔۔ ہم پہلے ہی تمہاری وجہ سے کافی لیٹ ہو چکے ہیں اب مزید نہیں ہو سکتے" ورنہ انسلٹ ہو جائے گی ہماری جلدی چلو"۔۔۔

کہیں وہ سچ میں واشروم میں نہ چلا جائے اور انکا پلان خراب نہ ہو جائے یہ سوچتے ہی نین نے جلدی سے اسے بازوں سے پکڑ کر باہر کی جانب کھینچا جس پر دشاب کو اسی حلیے میں ان کے ساتھ جانا پڑا۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

یہ سب ہمیں دیکھ کر مسکرا کیوں رہے ہیں؟؟؟"۔۔۔ دشاب جب ان چاروں کے ساتھ گلی سے گزر رہا تھا تو سبکو" اپنی طرف ہنستا دیکھ کر اسے کسی گڑبڑ کا احساس ہوا تب ہی اس نے کنفیوز ہو کر پوچھا۔۔

ارے ظاہر ہے... اب تم بیسٹ کھلاڑی ہو اپنے محلے کے اور آج کے میچ کی دھوم ہی اتنی ہے کہ ہر آنے جانے" والا مسکرا کر دعائیں دے رہا ہے تمہیں"۔۔۔

حاذق نے اسے مزید بے وقوف بناتے ہوئے کہا۔۔

اوہ نو مجھے تو دادی کے ساتھ آج مارکیٹ جانا تھا وہ میرا ویٹ کر رہی ہوں گی.. تم لوگ کنٹینیو رکھو گیم .-- میں جا" رہی ہوں"----

نین بہانا بناتی وہاں سے بھاگ چکی تھی---

اوہ نو...یار دشاب.... مغرب ہونے والی ہے مما نے کہا تھا ٹائم سے گھر آجانا-- چلو ہانی, نمل.. گھر چلیں ورنہ مما" ڈانٹیں گی"--

حازق نے سیریس ہوتے ہوئے دونوں بہنوں کا ہاتھ تھاما اور دشاب کو سوری بولتا ہوا گھر کی جانب تیزی ...سے جانے لگا

پھوپھو نے آج سے پہلے تو کبھی نہیں ڈانٹا.. اور نین اس ٹائم کہاں جائے گی شاپنگ پہ یہ تو دادی کی نماز اور " .اذکار کا ٹائم ہے"--

.. ابھی وہ انکو جاتا دیکھ کر اپنی سوچوں میں مگن تھا جب اس کی ٹیم کے کپتان نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا

..ہاہاہاہا ابے دشاب آج میچ تھا کوئی فنی کمپیٹیشن نہیں جو تم جوکر بن کر آئے ہو"--"

باقی لڑکوں نے بھی قہقہے لگاتے ہوئے دشاب کا مذاق اڑایا--

...."کیا مطلب ؟؟.. کون جوکر ؟؟... میں تو کھیلنے ہی آیا ہوں"

دشاب کو ان کے لہجے سے عجیب الجھن سی ہوئی تھی---

..."ابے میرے بھولے یار مجھے لگتا ہے تیرے دشمن پھر سے تجھے چونا لگا کے جا چکے ہیں"

اس نے کہتے ساتھ ہی موبائل نکال کر کیمرا آن کر کے دشاب کے سامنے کیا---

اپنی شکل دیکھ کے دشاب نے تقریباً چیخ ماری تھی.. اتنی خوفناک شکل؟؟؟...وہ تو سو کے اٹھا تھا تو فوراً کھیلنے آ گیا تھا ...پھر یہ کیسے ہوا اس کے ساتھ ؟؟

اپنی نظروں سے کچھ دور دشاب نے ہنستے ہوئے ان لڑکوں کو جاتے دیکھا تو اسے اپنے کزنوں کی ساری کارستانی سمجھ آ چکی تھی اور پھر دشاب صاحب غصے سے آگ بگولہ ہوتے ہوئے گھر کی طرف دوڑ لگا چکے تھے۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

کس کی حرکت تھی یہ سچ سچ بتادو مجھے... نہیں تو میں یہی شکل لے کے دادی کے پاس جارہا ہوں"۔۔۔"

دشاب نے چاروں کو پیچھے لان میں بیٹھ کر ہنستے ہوئے دیکھا تو سیدھا وہیں آن پہنچا اور کمر پہ ہاتھ رکھ کر غصے سے پوچھنے لگا۔۔

یار اتنے تو پیارے لگ رہے ہو... یہ دیکھو ہم نے تمھاری پکس بھی بنائی ہیں"۔۔۔"

نین اس کے غصے کو اگنور کرتے ہوئے اسے موبائل کی گیلری میں موجود اس کی تصویریں دکھانے لگی۔۔

...شٹ اپ.... ابھی اسی وقت ڈیلیٹ کروانہیں"... دشاب نے غصے سے چیختے ہوئے کہا"

.."اوکے اوکے کر دیتے ہیں... لیکن ایک شرط ہے"

نین اپنی آنکھیں پٹپٹا کر مزے سے بولی جیسے اس کے غصے سے کوئی فرق نہ پڑتا ہو اسے۔۔

..."بولو کیا شرط ہے"

دشاب نے غصہ ضبط کرتے ہوئے دانتوں کو بھینچتے ہوئے کہا۔۔

تم بی جان کو ہماری شکایت نہیں لگاؤ گے.... اگر لگاؤ گے تو یاد رکھنا بہت برا ہو گا.. یہ پکس سبھی دوست دیکھیں گے" ...."اور پھر

...اس سے پہلے کہ نین جملہ پورا کرتی دشاب اپنا فیصلہ سنا چکا تھا

..."منظور ہے۔۔۔ میں منہ دھو کے آرہا ہوں پھر خود اپنے ہاتھوں سے ڈیلیٹ کروں گا"

دشاب کے جاتے ہی باقی پلٹون کا فلک شگاف قہقہہ بلند ہوا تھا اور ساتھ سب نے با آواز بلند کیا تھا۔۔بے چارا

۔

حازق اور ہانی تم لوگوں کو پتا ہے رات کو میر (چاچو) سویٹ ہارٹ (دادی) سے کہیں جانے کی اجازت مانگ رہے "

..." تھے

نین نے اپنے دونوں کرائم پارٹنرز کو خفیہ انداز میں کل کی رپورٹ دی۔۔

ایسے کیسے میر ماموں جاسکتے ہیں؟؟۔۔ تمھیں تو معلوم ہے جاذب بھائی بھی ہمیشہ انکے ساتھ جاتے ہیں۔انہوں "

نے تو کوئی ایسی بات نہیں کی"۔۔۔

.ہانی نے پریشانی سے سوچتے ہوئے نین کی طرف گھوم کر کہا۔۔

...حازق نے بھی چلتے ہوئے اپنی بہن کو تائیدی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

...."ہاں بھائی نے تو کوئی بات نہیں کی تمھیں غلط فہمی ہوئی ہو گی"

وہ تینوں باتیں کرتے ہوئے اپنی مطلوبہ جگہ کے پاس پہنچ چکے تھے۔۔۔

دیکھو....!!!خبر پکی ہے اور مجھے لگتا اس بار وہ لوگ اکیلے ناران کاغان کا پلان کر رہے ہیں.... لیکن ہم نے ایسا "

....."ہونے نہیں دینا... جائیں گے تو ہم سب بچے بھی ساتھ جائیں گے۔۔ بولو ہاں کے ناں؟؟

نین نے ان دونوں کو پوری گیم سمجھاتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھا کہ ان کے ساتھ کی تائید چاہی.۔۔

...."یاہووو..... ٹھیک ہے باس"

دونوں چچوں نے خوشی سے چہکتے ہوئے نین کے ہاتھ پہ جوش سے ہاتھ رکھا۔۔۔

گڈ... لیکن ایک اور اہم بات!!.. تم سب کو محتاط رہنا پڑے گا۔۔.جو کچھ کل ہم سب نے مل کے دشاب کے "

..."ساتھ کیا ہے ناں...وہ ضرور بدلہ لے گا لیکن گھبرانا نہیں ہے میں سب سنبھال لوں گی

وہ خوب سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں سمجھا رہی تھی۔۔

دشاب جو کچھ فٹ کے فاصلے پہ ان لوگوں کی ٹوہ لگا کے کھڑا تھا یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔

یہی سنہری موقع ہے ان لوگوں سے بدلہ لینے کا"۔."

ان لوگوں کو باتوں میں مصروف دیکھ کے دشاب بھاگ کے گیا اور اپنی غلیل اٹھالایا اور غور سے چند فٹ کے فاصلے پر دیکھنے کے بعد غلیل سے نشانہ شہد کے چھتے کو بنایا اور جلدی آگے کا تماشہ دیکھنے لگا

...اور زور سے چلایا

انگلینڈ کے تحفے کو سید دشاب الرحمان کی جانب سے چھوٹا سا تحفہ !!!"..۔"

نین اور باقی دونوں کو ابھی سمجھ نہیں آیا تھا کہ ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔۔اس سے پہلے کہ وہ دشاب کو کوئی جواب دیتے مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی آواز نے انہیں اس چھچھوندر کی پوری بات سمجھا دی تھی...

:مکھیوں کو اپنی طرف آتا دیکھ کے نین چلائی

بھاگو!!!"۔۔۔۔"

حازق۔۔۔ہانی سوئمنگ پول کی جانب بھاگو جلدی"۔۔۔"

ان لوگوں کے پول میں چھلانگ لگانے سے تینوں کے عجیب ڈانس نے دشاب کو بے تحاشہ ہنسنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔اب وہ تینوں پانی میں ڈبکیاں لگا رہے تھے۔۔۔

چھوڑ کر شہد کی مکھیاں محبوب پر
ہم نے رقص کے ساتھ انہیں تیرتے بھی دیکھا ہے

....دشاب نے اپنی عادت کے برعکس شعر کو اپنے لفظوں میں ڈھال کر قہقہے لگاتے ہوئے پڑھا

دشاب اپنی خیر مناؤ..... کیونکہ بہت برا ہونے لگا ہے اب تمھارے ساتھ... نین نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا " اور پول سے باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

****

...."دادی یہ دیکھیں"

.اب وہ تینوں اپنے بھیگے ہوئے کپڑے اور مسکین شکلیں لے کے دادی کے پاس کھڑے تھے۔۔

دادی وہ جو درخت ہے ناں جس پہ شہد کی مکھیوں کا چھتہ لگا تھا؟؟۔۔ہم آرام سے درخت کے نیچے بیٹھے تھے ہم" نے کچھ بھی نہیں کیا تھا اور دشاب نے شہد کے چھتے پہ غلیل سے نشانہ لے کے ان مکھیوں کو چھیڑ دیا... دادی اگر وہ کاٹ لیتی ہمیں تو پھر؟؟" .... نین صاحبہ اب شکایت لگانے کے ساتھ ساتھ رونے کا شغل بھی فرمانے لگی تھیں۔۔۔

کہاں ہے یہ نشانے باز کی اولاد؟؟ چپ کر جا نین بچے میں ابھی کلاس لیتی ہوں اس کی"۔۔۔"

دادی اسے سینے سے لگاتے ہوئے لہجے میں نین کے لیے فکر اور دشاب کے لیے غصہ سموئے بولی تھیں۔۔۔

...."اودشاب.....ادھر آ"

دادی نے رعب دار لہجے میں دشاب کو پکارا جو صوفے کے پیچھے چھپ کے ان لوگوں کی باتیں سننے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

جج...جی دادی۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا... یہ تینوں جھوٹ بول رہے ہیں"۔۔۔"

.دشاب نے صاف مکرنا چاہا۔۔

.ان دو کا تو نہیں پتا لیکن یہ میری معصوم بچی جھوٹ نہیں بول سکتی"۔۔"

دادی نے نین کو ساتھ لگاتے ہوئے اپنی چھڑی اٹھائی۔۔

دادی اس... اس مولا بخش کو نیچے رکھیں... آپ کو نہیں پتا یہ کتنی چالاک اور مکار ہے صرف اسکی شکل ہی معصوم ہے جسے دیکھ کر آپ ہمیشہ دھوکہ کھا جاتی ہیں"...

وہ دادی کو چھڑی اٹھاتا دیکھ کر گھبراتا ہوا بولا اور دوڑ لگا دی۔۔۔اب حال یہ تھا کہ وہ آگے آگے اور دادی اس کے پیچھے پیچھے بھاگنے کی ناکام کوشش کر رہی تھیں۔۔۔ یہ منظر دیکھ کے نین,ہانی,اور حاذق کا ہنس ہنس کر برا حال تھا مگر اس بار بھی وہ یہ منظر کیمرے میں قید کرنا ہرگز نہیں بھولے تھے۔۔۔

****

بی جان...! گھر میں بہت سناٹا چھایا ہوا ہے... سب خیریت تو ہے ناں؟؟ اپنی گڑیا کہاں ہے؟ کافی دیر ہو گئی ہے نظر نہیں آ رہی!!"....

شاہ میر نے بی جان کے پاس بیٹھتے ہوئے خاموشی کو محسوس کیا کیونکہ پچھلے تین ماہ میں جب سے نین چھٹیوں میں پاکستان آئی تھی گھر کے کسی فرد کو سکون نصیب نہیں ہوا تھا..۔گھر کا کوئی کونہ ایسا نہ تھا جو اس کے شور شرابے سے محفوظ ہو۔۔. تو آج اتنی خاموشی دیکھ کر تعجب تو بنتا تھا.. شاہ میر نین کی شرارتیں یاد کرتے ہوئے باقاعدہ مسکرا رہے تھے کیونکہ بی جان کے سامنے وہ انکی پوتی کو کچھ نہیں کہہ سکتے تھے اس لیے اس کی شرارتوں کو سوچ کر خود ہی مسکرا دیے۔۔۔ "سلامت رہے ہماری گڑیا شرارتیں کرتی ہی پیاری لگتی ہے".۔۔

انکے دل سے دعا نکلی تھی۔۔

پتا نہیں بیٹا... شاید پھوپھو کی طرف گئی ہے.. صبح شاہ بانو کا فون آیا تھا کہ بچے مس کر رہے ہیں نین کو تو ہو سکتا وہیں گئی ہو"۔۔۔

......بی جان نے مصروف انداز میں جواب دیا

کون سی پھوپھو بھئی.... ہمارے گھر تو ابھی تک امن و سکون ہے۔۔. السلام علیکم میر چاچو... سلام بی جان"۔۔۔

جاذب جو ابھی ابھی اندر داخل ہوا تھا بی جان کی آواز سنی تو فوراً ان کے لگائے گئے اندازے کی تردید کرتے ہوئے دونوں کو سلام کرنے لگا...

.."کیا مطلب؟؟ نین وہاں نہیں ہے تو پھر کہاں ہے؟؟"

.بی جان جو بہت ریلیکس بیٹھیں تھیں سلام کا جواب دیے بغیر ایک دم پریشانی سے پوچھنے لگیں۔۔

.."میں ابھی گھر سے آرہا ہوں بی جان.. نین ہمارے گھر نہیں ہے"

جاذب نے نانی کو اپنی پوتی (نین) کے لیے پریشان ہوتے دیکھا تو تفصیل سے جواب دیا.۔۔

سنبھل کے بی جان!!... آرام سے یہاں بیٹھیں ہم دیکھ کے آتے ہیں... کہاں جانا ہے اس نے بھلا گھر میں ہی ہو گی۔۔ آپ پریشان نہ ہوں ورنہ بی پی ہائی ہو جائے گا آپ کا"۔۔۔

شاہ میر نے بی جان کو اٹھتے دیکھا تو انہیں کندھوں سے تھام کے کرسی پہ بٹھایا تھا اور خود نین کو آوازیں دیتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب بڑھے.. جاذب بھی تقریباً ماموں کے پیچھے بھاگا تھا جبکہ لاؤنج میں داخل ہوتے دشاب کے لئے یہ منظر حیرانگی کا باعث تھا کیونکہ شاہ میر بہت دھیمے مزاج کے مالک تھے۔۔وہ اور جاذب نین کے پورشن کی طرف بھاگتے ہوئے نظر آئے تو اسے واقعی حیران ہونا پڑا تھا۔۔

دادی آپکو کیا ہوا ہے آپ رو کیوں رہی ہیں؟؟"۔۔ دشاب کی نظر بی جان پہ پڑی تو بھاگ کے انکے پاس آکر بیٹھا تھا۔۔

.."بیٹا نین کا کچھ پتا نہیں چل رہا.... پتا نہیں کہاں ہے میری بچی"

بی جان نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے جواب دیا.۔۔

دادی....وہ اپنے کمرے میں آرام فرما رہی ہے اور آپ یہاں رو رو کے خود کو ہلکان کر رہی ہیں۔۔۔ میں ابھی کھیلنے کے لیے اسے بلانے گیا تھا تو وہ سوئی ہوئی تھی"۔۔.

...دشاب نے معصومیت سے اپنی بات مکمل کی

..."ابھی تک سو رہی ہے؟؟ وہ تو دن میں سوتی ہی نہیں اور شام ہونے کو آگئی ہے"

دشاب کی بات سنتے ہی بی جان کو مزید پریشانی لاحق ہوئی اور وہ سیدھا نین کے کمرے میں جانے کے لیے اٹھیں۔۔۔

.."یہ بی جان اتنی پریشانی میں اوپر کیوں گئی ہیں؟؟ سب خیریت ہے ناں"

دشاب کو جب کچھ سمجھ ناں آیا تو خود سے سوال کرتا ہوا دادی کے پیچھے چل دیا۔۔

جاذب جاؤ مما کو بلا کر لاؤ جلدی۔۔انہیں کہنا فرسٹ ایڈ باکس بھی لیتی آئیں"۔۔"

شاہ میر نے نین کے ماتھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جو بخار سے تپ رہا تھا۔۔

.ماموں وہ تو ہاسپٹل ہیں انکی ڈیوٹی تھی آج"۔۔۔جاذب نے پریشانی سے جواب دیا"

شاہ میر کیا ہوا نین کو؟؟؟"۔۔۔"

بی جان پوتی کو بیہوش دیکھ کر جھٹ سے آگے بڑھیں۔۔۔ان کے چہرے پر اپنی پوتی کے لیے صاف پیار اور فکر دکھائی دے رہا تھی۔۔.

پتا نہیں بی جان.. بہت تیز بخار لگ رہا ہے...رکیں میں باجی کو خود فون کرتا ہوں"۔۔۔"

.شاہ میر نے جواب دیتے ہوئے عجلت میں شاہ بانو بیگم کا نمبر ڈائل کیا۔

السلام و علیکم باجی..۔ آپ گھر آسکتی ہیں کیا؟ نین کی طبعیت ٹھیک نہیں ہے"۔۔۔"

دوسری جانب سے کال ریسیو ہوتے ہی شاہ میر نے سلام کرنے کے بعد پریشانی سے سوال کیا تھا۔۔۔

..."!!!شاہ میر...!میرا آنا مشکل ہے... کیا ہوا ہے میری بچی کو میں کسی اور ڈاکٹر کو بھجوا دیتیں ہوں "

وہ بھی نین کی طبیعت کی خرابی کا سن کر پریشان ہوئی تھیں۔۔۔

.. "پتا نہیں کیا ہوا ہے.. تیز بخار ہے اور بے ہوش ہو گئی ہے.. آپ ڈاکٹر کو بھیجیں میں فون رکھتا ہوں"
شاہ میر نے فون بند کرتے ہی دشاب کو ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرنے کو کہا..

ooooooooooooooooooooooooooo

ڈاکٹر کے آنے تک بخار زیادہ نہ سہی مگر کافی حد تک کم ہو چکا تھا لیکن بے ہوشی ابھی بھی طاری تھی..
ڈاکٹر نے انجیکشن لگایا اور کچھ میڈیسن لکھ کے دیں تو میر شاہ انکا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں باہر دروازے تک چھوڑنے آئے..
:کیا کہا تھا ڈاکٹر نے.... بی جان نے میر شاہ سے پوچھا تو جواب شاہ میر کی بجائے دشاب کی طرف سے آیا تھا"
ڈاکٹر بھی وہی کہہ کے گیا ہے جو ہم ہر مرتبہ آپ کے سامنے کہنے کی کوشش کرتے ہیں مگر آپ کے ہاتھ "
میں موجود مولا بخش کو دیکھ کر کہہ نہیں پاتے"..
دشاب صاحب بھرپور سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولے تھے جس پر دادی نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا..
ڈاکٹر کہہ رہا تھا کہ ہماری نین میں چین کی شدید کمی ہے"..."
وہ اب بھی سنجیدگی سے انہیں دیکھتا ہوا بولا جو اس کی بات کو ضرورت سے زیادہ توجہ سے سن رہی تھیں... پہلے تو انہیں دشاب کی بات سمجھنے میں تھوڑا ٹائم لگا لیکن جب سمجھ آئی تو دشاب آگے آگے تھا اور دادی مولا بخش ہاتھ میں لیے اس کے پیچھے پیچھے تھیں...

****

گرمیوں کی چھٹیاں ختم ہونے کو تھیں.. تین دن کے بعد نین کی واپسی کی فلائٹ تھی لیکن اسکا بخار کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا.. دادی نین کا سر گود میں لیے پریشان بیٹھی تھیں..

یہ سب تیری وجہ سے ہوا ہے دشاب۔۔۔ تو نے کیوں اسے سوئمنگ پول میں دھکا دیا تھا؟"۔۔"

دادی کو جب کچھ نہ سوجھا تو پاس بیٹھے دشاب کو ڈانٹنے لگیں۔۔

استغفار پڑھیں دادی..! میں نے کچھ نہیں کیا اس نے اپنی مرضی سے چھلانگ لگائی تھی اور ویسے بھی نمل,ہانی "

..." بھی ساتھ تھے انہیں تو کچھ نہیں ہوا آپکی پوتی زیادہ ہی نازک ہے

دشاب نے دادی کو تنک کے جواب دیتے ہوئے نین کی طرف دیکھا جو بالکل خاموش معصوم چہرہ لیے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ دشاب نے پہلی بار نین کو اس انداز میں دیکھا تھا اور مبہوت رہ گیا۔۔ حسن کا پیکر اور معصومیت کی انتہا۔ اگر دادی کا مولا بخش اس کے بازو پر نہ لگتا تو وہ خاموشی سے نین کو تکتا چلا جاتا۔۔ اس نے آج سے پہلے شاید کبھی نین کو اس انداز سے نہیں دیکھا تھا۔۔

افففف دادی....!!! کتنی ظالم ہیں آپ.. اور جو میں نے اس کی اتنی خدمت کی ہے. پاس بیٹھ کے رات بھر پٹیاں "

..." کرتا رہا ہوں وہ.... کوئی نیکی بھی یاد رکھ لیا کریں

. دشاب ایک عدد ڈنڈا کھا کر پچھلی کیفیت کو فراموش کر بیٹھا تھا

پتا نہیں کب بڑے ہو گے تم لوگ.. ہر وقت لڑنا جھگڑنا"۔۔۔

بی جان پریشانی سے کہتے ہوئے نین کے لیے سوپ بنانے چلی گئیں.۔۔

****

نین کی طبعیت کافی حد تک ٹھیک ہو چکی تھی.۔۔ آج اسکی فلائٹ تھی تو شاہ بانو بیگم اپنے بچوں سمیت بی جان کے گھر براجمان تھیں.۔۔ دعوت کا سلسلہ چل رہا تھا لیکن دادی اور سب بچے بہت اداس تھے.۔ یہ اداسی فطری تھی جو ہر سال اس گھر کے مکینوں پر چھا جاتی تھی لیکن اگلے سال پھر نین کی واپسی یقینی ہوتی تو سب اسے خوشی خوشی الوداع کرتے تھے.۔۔

****

..."ارمان,ازلان....تم دونوں یہاں میرے کمرے میں میرے موبائل کے ساتھ کیا کر رہے ہو؟؟
نین جو ابھی ابھی شاپنگ کر کے گھر لوٹی تھی ان دونوں کو اپنا موبائل استعمال کرتے دیکھ کر گھوری سے نوازتے ہوئے ان سے پوچھنے لگی۔۔وہ دونوں بالکل ایک دوسرے کی کاربن کاپی (identical twins) تھے۔۔۔
آپی میر چاچو کا فون ہے یہ لیں آپ بھی بات کر لیں"..؟"
وہ دونوں اس کی گھوری کو نظر انداز کرتے ہوئے نین کو موبائل تھما کر کمرے سے باہر بھاگ گے تھے۔۔۔
..."!!..السلام علیکم چاچو"
نین نے موبائل کان سے لگایا تو دوسری جانب سے چاچو کی آواز گونجی۔۔
وعلیکم السلام... کیسی ہے میری جان؟"..۔"
میر شاہ نے محبت سے بھتیجی کا حال پوچھا۔۔۔
میں ٹھیک ہوں چاچو...اور یہ کیا آپ ہم بچوں کو جان جان کہتے رہتے ہیں...اپنی ہونے والی جان کی بھی فکر کریں..کب کروائیں گے شادی..میں نے ساری شاپنگ مکمل کر لی ہے.اس دفع پاکستان آؤں گی تو آپ کی شادی کروا کے ہی واپس جاؤں گی"۔۔۔
نین صاحبہ معمول کے مطابق نان سٹاپ چاچو کو تنگ کرنے میں مصروف ہو چکی تھیں جو تقریبا اس کے ہی ہم عمر تھے.مشکل سے 8,9 سال بڑے تھے۔
...."توبہ ہے بھئی کتنا بولتی ہو لڑکی...بلکہ کتنا فضول بولتی ہو"
میر شاہ کا نین کی بات سن کر قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔۔

چاچو اب کی بار کسی نے نہیں سننی آپکی... اس بار تو آپکی شادی ہو کے ہی رہے گی"۔۔۔"

نین نے انہیں خبر دار کیا تھا۔۔۔

چلو دیکھتے ہیں.. پہلے پاکستان تو آجاؤ"۔۔۔"

وہ اس سے جان چھڑانے والے انداز میں بولے تھے جبکہ چہرے پہ اب بھی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

او کے چاچو مام بلا رہی ہیں.. انشااللہ بہت جلد ملتے ہیں پھر آپ سے "۔۔۔"

وہ مسکرا کر اللہ حافظ کہتی ہوئی رابطہ منقطع کر چکی تھی۔۔۔۔

* * * * * * * * * * *

ہر سال کی طرح اس بار بھی پوری پلٹون اسے ائیر پورٹ سے ریسیو کرنے گئی تھی بس فرق اتنا تھا کہ اس بار نین اکیلی نہیں بلکہ پوری فیملی کے ساتھ آئی تھی۔۔۔ گاڑی میں سب کزنز کے ہنسنے کی آوازیں گونج رہی تھیں۔۔۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی خوشیاں اور قہقہے اس حویلی کا مقدر بننے والے تھے۔۔ ہر طرف زور و شور سے تیاریاں چل رہی تھیں.. مختلف انواع و اقسام کے کھانے پک رہے تھے.. بقول دادی کے

.."پتا نہیں انگلینڈ میں یہ سب دیسی کھانے میرے بچوں کو کھانے نصیب بھی ہوئے ہوں گے کہ نہیں"

سب بچوں کی پسند کے پکوان پک رہے تھے۔. فرمائشی پروگرام کا سلسلہ جاری تھا۔۔ ملازمین کی شامت آئی ہوئی تھی. اور تین مہینے تک یہ سلسلہ ایسے ہی چلنے والا تھا۔۔

السلام علیکم بی جان"۔۔"

نین نے کچن میں آتے ہی لاڈ سے فردوس بیگم کے گلے میں بازو حائل کرتے ہوئے سلام کیا جو سب کے لئے لنچ کا بندوست کروا رہی تھیں۔۔۔

..."وعلیکم السلام... جیتی رہو۔۔۔ ہو گئی نیند پوری میری بیٹی کی؟؟.. یاد آ گئی دادی کی؟؟"

بی جان نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے پیار سے گلہ کیا کیونکہ جب سے نین پاکستان آئی تھی پورا دن سونے بعد اب اٹھی تھی۔۔

"سوری بی جان۔۔۔ آپ کو معلوم ہے ناں یہاں آنے کی ایکسائٹمنٹ ہی اتنی تھی کہ تیاریاں کرتے کرتے فلائٹ کا دن آ پہنچا اور دوسرا یہاں آ کے تو مجھے ویسے ہی بہت گہری نیند آتی ہے اوپر سے اتنا لمبا سفر... میں معصوم بہت تھک گئی تھی تو آج مزے سے اپنی نیند پوری کی"۔۔۔

معصوم سی شکل بنائے نین نے اپنے دیر سے اٹھنے کی وضاحت نہیں بلکہ وضاحتیں پیش کیں۔۔۔

"کوئی بات نہیں بچے.. اچھا کیا سو گئی۔۔ چلو اب باہر چل کر بیٹھو حاذق,ہانی اور نمل کب سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ صبح سویرے کے آئے ہوئے ہیں ملنے کے لیے....پتا نہیں نیند کیسے آئی ہو گی ان شیطانوں کو"...

دادی نے اسے باہر بھیجتے ہوئے بتایا کیونکہ جب سے وہ آئے تھے شرارتیں کر کر کے پورا گھر سر پہ اٹھایا ہوا تھا۔۔

"دادی بہت بھوک لگی ہے آپ کھانا لگوائیں میں سب سے مل کے آتی ہوں"۔۔۔

نین نے پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر مسکین شکل بناتے ہوئے کہا۔۔ "دیکھیں دادی چوہے بھی دوڑ لگا رہے ہیں پیٹ میں.... ویسے بنا کیا رہی ہیں؟؟"...

نین نے ایکٹنگ کے دوران ہانڈی میں تانک جھانک کرنے کی کوشش کی۔۔

"وقت سے اٹھنا تھا ناں بیٹا.. ناشتہ بھی نہیں کیا... بھوک تو لگے گی ہی"۔۔۔

دادی نے اس نازک سی جان کو فکرمندی سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"ارے دادی... مذاق کر رہی ہوں... اتنی بھی بھوک نہیں لگی ویسے یہ تو بتا دیں بنا کیا رہی ہیں؟؟"...

... نین نے دادی کے گال چومتے ہوئے ان کی فکر کم کر کے مینیو پوچھا

تمہارے اور فیصل شاہ کی پسند کے سارے کھانے بنوائے ہیں۔۔۔ مجھے ازلان اور ارمان کی پسند کا پتا نہیں تھا تو" کچھ خاص نہیں بنوا سکی ان کے لیے"۔۔۔

بی جان نے آخر میں ہلکی سی شرمندگی کا اظہار کیا جو نین کو بلکل اچھا نہ لگا۔۔

نین چونکہ ہر سال پاکستان آتی رہتی تھی۔ جب کہ اس بار گریجویشن مکمل کرنے کی وجہ سے وہ دو سال کے بعد آ پائی تھی لیکن چودہ سالہ ازلان اور ارمان دوسری بار پاکستان آرہے تھے۔ پہلی بار آٹھ سال کی عمر میں یہاں سب سے ملنے آئے تھے۔۔۔ یہ نہ تھا کہ انہیں ان سب سے انسیت نہ تھی بلکہ وہ دونوں ہر جگہ ماں باپ کے ساتھ جانا پسند کرتے تھے اور روزانہ گھنٹوں پاکستان میں سب کے ساتھ بات کرتے تھے مگر اس بار ساری فیملی شاہ میر (چاچو) کی شادی کے لئے ایک ساتھ آئی تھی۔۔۔

ارے بی جان... وہ بھی یہی سب کچھ پسند کرتے ہیں پاپا کی طرح خوبانی کا میٹھا.. کابلی.. پلاؤ... انگلینڈ میں" رہ کے بھی یہ سب ہمارا فیورٹ ہے۔۔۔ اچھا مجھے کچھ کھانے کو دیں ہلکا پھلکا سا.. کھانا میں سب کے ساتھ ہی کھاؤں گی"۔۔۔

نین نے ان کی تسلی کے لیے کہتے ہی کھانے کی فرمائش بھی کر ڈالی جس پر بی جان اس بٹھا کر اس کے کھانے کا بندوست کرنے لگیں۔۔۔

کہاں تھیں تم؟؟.... ہم لوگ کب سے تمہارا انتظار کر رہے تھے"۔۔۔"

نین کو ڈھونڈتے ہوئے ہانی کچن تک آ چکی تھی اور اب اس کے گلے لگ کے شکوہ کرنے گی تھی۔۔

کمرے میں آ جاتی اٹھانے یار پہلے کون سا تم نہیں آئی کبھی"۔۔۔"

نین نے اس سے ملنے کے بعد پیار سے کہا۔۔

کمرے سے ہی ہو کر آرہی ہوں میں... تم نہیں تھی تو یہاں آ گئی.. ہانی نے تفصیل سے جواب دیا اور باتیں کرتے" لاونج میں آ گئیں۔۔۔لاونج میں بیٹھے موبائل کے ساتھ مصروف عمل دشاب کو دیکھ کے نین کے دماغ میں شرارت سوجھی تھی۔۔۔

...."دشاب"

نین نے شرارت سے دشاب کو پکارا جو اس کے بھائیوں کو موبائل میں پتا نہیں کیا دکھا رہا تھا۔۔۔شائد کوئی گیم کھیلنے میں مصروف تھے تینوں۔۔۔

.."ہاں کہو۔"

دشاب نے سر اٹھائے بغیر مصروف انداز میں جواب دیا جو نین کو بالکل پسند نہ آیا۔۔

.."مجھے پیاس لگ رہی ہے پانی پلا دو پلیز"

نین خود کو تھکا ہوا ظاہر کرتی ہوئی بولی۔۔۔

..."تم ابھی کچن سے ہی آرہی ہو ناں؟؟...۔اگر اتنی پیاس لگی ہوئی تھی تو پی کے آتی پانی"

نین کا یہ آرڈر سن کر دشاب کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔۔۔دوٹوک جواب دیتا ہوا وہ پھر سے چھوٹے کزنز کی جانب متوجہ ہوا تھا کہ ایک دفع پھر نین کی آواز آئی۔۔.

میں مہمان ہوں اور مہمان خود کام کرتے ہوئے اچھے نہیں لگتے"۔۔"

نین نے اتراتے ہوئے جواب دیا۔۔

اوہ ہیلو۔۔!!! مہمانوں کو یوں منہ پھٹ ہو کر میزبانوں سے بات بھی نہیں کرنی چاہئے"۔۔۔"

دشاب کو تو غصہ ہی آ گیا تھا۔۔۔جس نے گھر میں خود اٹھ کر کبھی پانی نہ پیا تھا اسے نین بیگم جا کر اپنے لئے پانی لانے کو کہہ رہی تھیں۔۔۔وہ تو یہ سوچ کر سکون سے بیٹھا ہوا تھا کہ شاید انگلینڈ کا تحفہ ان دو سالوں میں بدل چکا ہو گا مگر

اب وہ اپنی سوچ پر خود ہی لعنت بھیج رہا تھا کہ آخر اس نے ایسا سوچا بھی کیوں۔۔۔ دوسری طرف دونوں بھائی حیرت سے کبھی اپنی بہن کو دیکھ رہے تھے تو کبھی دشاب کو جہاں ایک کی آنکھوں میں غصہ تھا تو دوسرے کی آنکھوں میں شرارت واضح دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

تو سید دشاب الرحمان.... آپ مجھے یعنی نین فیصل کو چیلنج کرنا چاہ رہے ہیں!!!"۔۔"

نین نے جتاتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

جو بھی سمجھنا ہے سمجھ لو"..۔"

دشاب نے لڑاکا عورتوں کی طرح ہاتھ ہلا کر کہا۔۔

میر چاچو!!!"۔۔۔"

نین نے شاہ میر کو پکارا

ہاں بیٹا کہو کیا ہوا؟"۔۔۔ شاہ میر نے نین کا اترا ہوا چہرا دیکھا جو رونے والا بنا ہوا تھا تو بہن بھائیوں کے پاس سے اٹھ کر نین کی طرف آئے....

مجھے پیاس لگی ہوئی ہے... دشاب کو کہا پانی لا دو تو اس نے آگے سے اتنی انسلٹ کی ہے میری۔.. اور پانی بھی نہیں پلایا۔۔ میری ذرا عزت نہیں ہے"۔۔۔

نین نے معصوم بنتے ہوئے چاچو کو سچی جھوٹی شکایتیں لگانی شروع کر دیں۔۔

دشاب کتنی بری بات ہے.. بڑے ہو گئے ہو آپ پھر بھی بچوں کی طرح لڑ رہے ہو.... جانتے ہو ناں "کچھ دنوں کی مہمان ہے مگر پھر بھی لڑنے سے باز نہیں آتے!!"...

میر نے بھی دشاب کو اچھی طرح ڈانٹا کیونکہ دشاب غصے کا تیز تھا تو قصور بھی ہمیشہ اسی کے کھاتے میں آتا تھا۔۔۔

چاچو آپ بھول رہے ہیں یہ کچھ دنوں کی نہیں کچھ مہینوں کی مہمان ہے"۔۔"

اس نے جیسے کچھ اور سنا ہی نہ ہو مگر میر شاہ کی آخری بات سن کر جھٹ سے بولا۔۔

شرم کرو کچھ... فیصل بھائی یا بھابی نے سن لیا تو کتنا برا لگے گا انہیں جاؤ ایک گلاس پانی لے کر آؤ۔"۔۔"

..چاچو نے حکم صادر کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا مبادہ کسی نے دشاب کی گفتگو نہ سن لی ہو

.دشاب نے غصے سے اٹھتے ہوئے نین کو دیکھا جس سے اپنی ہنسی پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا۔۔

..."ہنہہہ... انگلینڈ کا تحفہ ہمیشہ میرے لیے عذاب بن کر ہی آتا ہے"

اب وہ اپنی قسمت کو روتا ہوا کچن میں جانے کو اٹھا تھا۔۔

****

دادی۔۔وہ رشتے والی آنٹی جو تصویریں آپ کو دے کے گئی تھیں وہ ہمیں دکھائیں ذرا ہم لوگوں نے مل کے چاچو" کی دلہن سلیکٹ کرنی ہے"۔۔۔

پوری پلٹون میر شاہ کو گھیرے ہوئے دادی کے پاس بیٹھی تھی جب نین نے بی جان سے تصویروں کی ....فرمائش کی

چاچو قسم لے لیں ان عورتوں کے ہاتھوں کچھ لگ گیا تو کبھی شادی نہیں ہوگی آپ کی لکھوا لیں آپ"..۔"

دشاب نے ہاتھ پر ہاتھ مار کر بڑے بوڑھوں کی طرح سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

میر ماموں آپ دشاب بھائی کی باتوں پر غور نہ کریں۔۔۔ہم آپکے لیے ان شاءاللہ حور پری ڈھونڈ کر لائیں" ..."گے

نمل نے گم صم بیٹھے میر شاہ کی طرف دیکھ کر کہا جو کنفیوز بیٹھے سوچ رہے تھے کہ آخر کونسا گناہ ہو گیا مجھ سے جو میں ...ان بچوں کے درمیان پھنس گیا ہوں

..."کل ہم لڑکی دیکھنے جا رہے ہیں کون کون جائے گا ساتھ؟؟"

..بی جان نے ان کو آپس میں جھگڑتے دیکھا تو اصل مدعے پر آئیں

آف کورس دادی... میں, نمل اور ہانی.... ہم تینوں جائیں گے آپکے ساتھ "۔۔"

.نین نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

بالکل نہیں دادی.... آپ کے ساتھ ہم تینوں جائیں گے .۔۔ میں, جاذب اور حاذق... ان فساد کی جڑوں کو نہیں" لے کے جانا۔۔ یہ تو کبھی رشتہ نہیں ہونے دیں گی. ابھی تک دس عدد رشتے دیکھ چکی ہیں یہ لیکن ایک بھی لڑکی پسند نہیں آئی۔۔ صحیح کہا ہے کسی دانا نے "عورت ہی عورت کی دشمن ہوتی ہے "۔۔

دشاب نے فوراً نین کی مخالفت کی اور ساتھ چلنے کی فرمائش بھی کرڈالی.۔۔

دیکھیں دادی یہ بے عزتی کرر ہا ہے ہماری اور آپ اسے کچھ نہیں کہہ رہیں !!...اب اس میں ہمارا کیا قصور ہے" اس لڑکی کی ناک دیکھی تھی ناں آپ نے.. کتنی موٹی تھی !!...اور جو پرسوں دیکھ کے آئے تھے اس کی ہائٹ کتنی چھوٹی تھی !!... اور جو وہ دور پرے کی رشتے دار تھی آپکی اس کی ایجوکیشن کم تھی !!.. ہمارے چاچو ہیرا ہیں تو انکے لیے کوئی پرفیکٹ لڑکی ہونی چاہیے.۔۔ اب اتنی باریک بینی سے تو ڈھونڈنا پڑے .گا ناں ایسے کیسے لڑکی فائنل کرلیں "۔۔

.نین نے دادی کی حمایت کے لیے انہیں اندر گھسیٹا

توتم آتے ہوئے انگلینڈ سے ہی کوئی اپنی من پسند لڑکی لے آتیں... اتنا تردد کرنے کی کیا ضرورت " ..." تھی

دشاب نے لڑاکا انداز میں باقاعدہ لڑتے ہوئے کہا... اسے ویسے ہی نین کی پانی والی بات پر غصہ تھا تو اسکا بدلہ .بھی ساتھ اتار رہا تھا۔۔

.کوئی بھی ساتھ نہیں جائے گا۔۔ میں خود ہی شاہ بانو کو ساتھ لے جاؤں گی"۔۔"

دادی نے آپس میں دونوں پارٹیز کو اختلاف میں پڑتے دیکھا تو اپنا حتمی فیصلہ سنایا جسے سن کے میر شاہ نے گہرا سکون کا سانس لیا۔۔

واقعی اگر یہ پلٹون لگی رہتی تو پھر میر شاہ کا پوری زندگی کنوارا رہنا یقینی تھا کیونکہ ان کے جھگڑے کبھی ختم نہیں ہونے تھے اور اتفاق کے بغیر یہ کام ممکن بھی نہیں تھا۔۔

****

بی جان نے کچھ دنوں کی مشقت سے لڑکی تلاش کر لی تھی جو سب کو ہی بے حد پسند آئی تھی۔ شاید پہلی مرتبہ ایسا ہوا تھا کے سب ایک فیصلے پر متفق تھے۔۔

"جاؤ میر بچوں کو شاپنگ کروالاؤ"۔

بی جان نے خوشی سے نہال ہوتے میر شاہ کو حکم دیا جس پر انہوں نے خوشی خوشی ساتھ چلنے کی حامی بھر لی۔۔

شاپنگ کا سلسلہ پچھلے تین گھنٹے سے جاری تھا۔ دولہن کی شاپنگ کے ساتھ ساتھ سب لوگ اپنے لیے بھی خریداری کرنے میں مصروف تھے۔۔ نین صاحبہ بھی اس سب میں آگے آگے تھیں مگر اسے اب تک ایک بھی سوٹ پسند نہ آیا تھا۔۔

"نین اتنے سارے تو کپڑے دکھائے ہیں تمہیں۔ ایک سے بڑھ کر ایک ڈیزائن۔۔ ایک سے بڑھ کر ایک رنگ۔۔ آخر تم چاہ کیا رہی ہو؟؟۔۔۔

نمل جو مسلسل اسے شاپنگ کروانے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی، اس کی تمام کپڑوں میں عدم دلچسپی دیکھ کر سخت چڑتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی تھی۔۔۔

"یار نمل مجھے نہیں پہننے اس طرح کے کپڑے۔۔۔ یہ لمبی فراک۔۔۔ یہ چوڑی دار پاجامہ۔۔۔ یہ گھاگھرا۔۔۔

وہ سامنے ڈسپلے پر لگے ہوئے کپڑوں کی طرف اشارے کر کر کے منہ کے زاویے بگاڑ کے بول رہی تھی۔۔

توکس طرح کی کپڑے پہننے ہیں آپ نے"۔۔۔"

..وہ اس کی باتیں سن کر حیرت سے آنکھیں پھیلا کر پوچھنے لگی تھی

جینز کے ساتھ کوئی فینسی ٹاپ یا کچھ ایسا جسے پہن کے ماڈرن لک آئے۔۔سب کو پتا چلے کہ میں انگلینڈ سے " .."آئی ہوں"۔۔۔۔ میں نے کبھی ایسٹرن ڈریسنگ نہیں کی.. مجھ پہ نہیں سوٹ کریں گے یہ کپڑے

نین صاحبہ ایک ادا سے بولی تھیں۔۔۔

ارے نمل تم بے وقوف ہو جو اس کے پیچھے خود کو خوار کر رہی ہو۔۔۔لینے دوناں اس کو انگریزوں والے کپڑے" ویسے بھی تمہیں پتا ہونا چاہیے کہ انگلینڈ کا تحفہ انگلینڈ والے کپڑوں میں ہی تھوڑا بہت بچ سکتا ہے ورنہ اگر اس نے بھی تم لوگوں کی طرح مشرقی لباس پہن لیا تو تم لوگ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہو کہ تم لوگ کیا غضب ڈھاؤ گے اور یہ کیا لگے گی"۔۔۔

دشاب جو کہ پیچھے سے ان دونوں کو بلانے آرہا تھا ان کی باتیں سن کر جان بوجھ کر نین کو تنگ کرنے کے لیے ان کے پاس جا پہنچا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ اگر وہ اس طرح کی باتیں کرے گا تو شاید نین زبردستی نمل اور ہانی کی طرح ذرا تمیز والی ڈریسنگ کرے گی۔۔۔

تم کبھی اپنی فضول باتیں بند کر لیا کرو۔۔۔مجھے ہر وقت تمہیں منہ توڑ جواب دینا اچھا نہیں لگتا۔۔۔مرضی میری" ..."میں جو مرضی خریدوں تم کون ہوتے ہو مجھ پر بولنے والے ؟؟

دشاب کا آخری جملہ نین کے غصے کو اچھی خاصی ہوا دے چکا تھا تب ہی وہ غصے میں تنک کر بول رہی تھی۔۔۔

میں تو بسسس بتا رہا تھا کہ یہ کپڑے تم پر سوٹ نہیں کریں گے"۔۔۔"

.وہ کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے مزید تپا گیا تھا

وہی ٹی پنک باربی فراک جو تم کہہ رہی تھیں ایک وہ پیک کروا لیتی ہوں"۔۔۔"

نین سنجیدگی سے نمل کی طرف دیکھتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

اور دوسرا وہ لہنگا پیک کروالو جو ہم پیچھے چھوڑ کے آئے ہیں"۔۔۔"

نین اشارہ کرتی ہوئی بولی۔۔۔

..."!!لیکن تم تو کہہ رہی تھیں کہ تمہیں ایسی ڈریسنگ نہیں پسند"

نمل اس کے قول و فعل میں اچانک تضاد دیکھ کر حیرت سے اسے اس کی کچھ دیر پہلے کہی بات یاد دلانے لگی۔۔

یعنی تمہیں بھی اپنے بھائی کی طرح یہی لگتا ہے کہ یہ کپڑے مجھ پر سوٹ نہیں کریں گے؟؟"..۔"

وہ اس کی بات کا غلط مطلب لیتے ہوتے آنکھیں سکیڑ کر سنجیدگی لیے استفسار کرنے لگی۔

توبہ کرو۔۔ میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا تمہیں بلکہ کچھ دیر پہلے میں خود تمہیں یہ یقین دلانے کی ناکام کوشش کر" رہی تھی کہ یہ کپڑے تم پر بہت سوٹ کریں گے"۔۔۔

نمل خود پر لگے بے بنیاد الزام کو سن کر نین کو گھورتی ہوئی جواب دینے لگی تھی مگر نین صاحبہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی شاپنگ پر فوکس کرنے لگی

****

سب لوگ شاپنگ کے بعد تھکے ہارے گھر پہنچے تھے۔۔ ہر کوئی تھکاوٹ کی وجہ سے اترا ہوا چہرہ لیے بیٹھا تھا سوائے نین کے۔۔۔اس کا انرجی لیول کبھی ڈاؤن ہو جائے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔سب کے اترے ہوے چہرے دیکھ کر اس کے دماغ نے کچھ سوچنا شروع کیا تھا جس کے بعد اس کی آنکھوں میں چمک ابھری تھی اور پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

..." چلیں آپ لوگ اتنا تھک گئے ہیں تو آج میرے ہاتھ سے بنی چائے ہو جائے سب کے لیے؟؟"

ہشاش بشاش سی نین سب کے سامنے کھڑی ہوئی اس طرح کی بات کرتی شاید سب کو حیرت سے مارنے کے درپے تھی سوائے دادی کے۔۔۔

سب تھکے ہوئے ہیں تو تم بھی تو تھکی ہوئی ہوناں۔۔۔ کوئی ضرورت نہیں ہے کچن میں گھسنے کی بن جائے گی " چائے "۔۔۔

دادی اس کی بات پر حیران ہونے کی بجائے متفکر لہجے میں بولی تھیں۔۔۔

ارے نہیں ناں پیاری دادی ۔۔۔۔ آج میرا دل کر رہا ہے سب کو اپنے ہاتھ کی چائے پلاؤں اس لیے بس پانچ " منٹ دیں مجھے میں ابھی آئی "۔۔۔

وہ سب کے سامنے دادی کے لہجے میں اپنے لیے فکر دیکھ کر ذرا سی مغرور ہوئی تھی اس لیے سب کے سامنے اور زیادہ فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتی ہوئی کچن میں بھاگی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد نین صاحبہ کچن سے چیختی ہوئیں لاؤنج میں آئیں تھیں۔۔۔

... "اللہ ہی خیر کرے اس انگلینڈ کے تحفہ سے کوئی اچھی امید ہی رکھنا فضول ہے "

دشاب نے دل میں سوچا اور نین کی طرف متوجہ ہوا جو ہاتھ جلا کے اب چیخ رہی تھی

... "کیا ہوا نین بچے ؟ "

دادی اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر فکر مندی سے پوچھنے لگیں۔۔۔

وہ میں چائے رکھ رہی تھی چولہے پر تو پتا نہیں چلا کیسے میری انگلی جل گئی بہت جلن ہو رہی " ہے "۔۔۔۔

وہ اپنی اداکاری کے جوہر دکھاتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

.. "منع بھی کیا تھا مت جاؤ مگر مجال ہے جو سن لو میری۔۔۔ دکھاؤ ذرا مجھے زیادہ تو نہیں جلی ؟؟ "

وہ پریشانی سے اسے ڈانٹتے ہوئے پوچھنے لگیں۔۔۔

جلن ہو رہی ہے بہت"۔۔"

..اب کی بار پھر سے نقلی آنسو نکالنے کی کوشش کرتی وہ سر جھکا کے بولی

حاذق جاؤ میرے کمرے میں بیڈ کے ساتھ والے دراز میں ٹیوب پڑی ہو گی وہ اٹھا لاؤ فوراً"۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ دیکھنے کے بعد حاذق کو اشارہ کرتی ہوئی بولیں۔۔۔

دادی دشاب سے کہیں کہ میں نے ساس پین میں پانی ڈال لیا تھا تو پلیز جا کر چائے چڑھا دے ورنہ وہ برتن بھی " جل جائے گا"۔۔۔

وہ اب کی بار معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتی ہوئی پیار سے بولی۔۔

تم چائے کی فکر نہ کرو ابھی بنا لائے گا دشاب۔۔۔ چہرہ دیکھو اپنا کیسا اتر گیا انگلی کے ذرا سے جل " جانے پر ہی"۔۔۔

دادی اسے ٹوکتی ہوئیں اس کے اندر کی ایکٹر کو مزید جگا رہی تھیں جبکہ سامنے بیٹھا دشاب دادی کی بات سننے کے بعد اور نین کی ڈرامے بازی سمجھ آجانے کے بعد شدید غصے سے نین کو گھور رہا تھا۔۔۔ دادی کے دوبارہ آواز دینے پر دشاب چائے بنانے کے لیے کچن میں جانے کے لیے اٹھا تھا اور ہمیشہ کی طرح اس بار بھی دشاب غصے میں نین کو گھورنا نہ بھولا تھا اور نین شرارت سے دشاب کو آنکھ مارنا نہیں بھولی تھی۔۔۔

****

شادی کی تیاریاں اپنے عروج پر تھیں۔۔۔ پوری حویلی کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ ہر سماں جگ مگ کرتی روشنیوں سے منور تھا اور ایک دلچسپ نظارہ پیش کر رہا تھا۔۔ ہر طرف خوشیاں رقص کرتی ہوئی دکھائی دے رہی

تھیں۔۔دادی سمیت گھر کے سب بڑے خوشی سے نہال تھے اور دوسری طرف بچہ پارٹی نے صحیح معنوں میں رونق بکھیری ہوئی تھی۔۔شادی سے دو دن پہلے ہی گھر میں ڈھولکی رکھ لی گئی تھی۔۔۔پوری پوری رات جاگ کے ڈانس پریکٹس کرنا نین کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا اوپر سے اسے پنجابی میں ٹپے بھی نہیں آتے تھے۔۔۔وہ پہلی دفع پاکستان میں شادی اٹینڈ کر رہی تھی۔۔۔

..."یار ہانی وہ گھیر دار شرارا لے تو لیا تھا میں نے لیکن اسے پہن کے ڈانس کیسے کروں گی؟؟"

.. نین نے پریشانی سے ہانی کو بلایا جو اپنے اسٹیپس کی پریکٹس کرنے میں مگن تھی

یار تم ایک بار اسے پہن کے اچھی طرح گھوم کے دیکھ لو۔۔سب ماڈلز پہنتی ہیں کچھ نہیں ہوتا تم پریکٹس کر لو" ابھی"۔۔۔

ہانی اسے مشورے سے نوازتی ہوئی دوبارہ اپنے کام میں مگن ہو چکی تھی۔۔۔

اوکے میں ابھی پہن کے آتی ہوں. پھر پریکٹس کرتے ہیں. تم کہیں جانا مت. میں دو منٹ میں آ رہی ہوں"۔۔" نین کہتی ہوئی باہر نکل گئی تھی اور کچھ ہی دیر میں نین اپنے کمرے میں جا کر ڈریس چینج کر چکی تھی۔۔۔ییلو کلر کی شارٹ شرٹ اور گھیر دار شرارا زیب تن کیے وہ عجلت میں لاؤنج سے گزر رہی تھی جب اپنے دیہان میں آگے بڑھتے دشاب سے اس کی ٹکر ہوئی۔۔اس سے پہلے کے وہ اپنی باریک پنسل ہیل سے پھسل کر زمین بوس ہوتی دشاب اسے اپنے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں لے کر تھام چکا تھا۔۔۔میک اپ سے پاک چہرہ...اس پہ معصومیت کا حسن لیے وہ دشاب کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر چکی تھی۔۔۔ سبز آنکھیں جو کپڑوں کے رنگ کی وجہ سے شہد امتیاز پیش کر رہیں تھیں۔۔۔ ان میں پھیلا خوف دشاب کو طلسم کی طرح جکڑ رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ خود کو اس ... کیفیت سے باہر نکالتا نین زور سے چلائی

..."تم اندھے ہو گئے ہو کیا؟؟... میری کمر ٹوٹ جائے گی.. سیدھا کرو مجھے"

.. دشاب نے ایک دم سے ہڑبڑا کر اسے سیدھا کیا اور فوراً خود پر قابو پاتا ہوا اسے گھورنے لگا

تمہیں آج ہی دلہن بننے کا شوق کیوں ہو رہا ہے..؟؟ شادی میں تو دو دن باقی ہیں ابھی اور کبھی آنکھیں کھول کر" بھی چل لیا کرو ہر وقت ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتی ہو۔۔ آنکھیں ہیں یا بٹنے؟؟ اگلی دفع جب پاکستان آؤ تو اپنی ان دو عدد سبز آنکھوں کا بھی علاج کروا کے آنا"۔۔

وہ اپنی خفت کو مٹانے کے لیے نان سٹاپ اس پر چڑھائی کرنا شروع ہو گیا تھا کہ کہیں وہ اس کے دل کا حال نہ جان لے۔۔۔

دیکھو دشاب مجھے ابھی جلدی نہ ہوتی تو میں ضرور بدلہ لیتی لیکن ابھی ہانی میرا انتظار کر رہی ہے۔۔۔"

So just wait and watch

تمھارا اور میرا ادھار رہا جسے میں سود سمیت واپس لینے کی عادی ہوں"۔۔

ادائے دلفریبی سے کہتی ہوئی نین وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔

اف خدایا... مجھے کیا ضرورت تھی اسے بچانے کی.. گرتی جاتی تو اچھا تھا.. میں سکون سے یہ منظر انجوائے " کرتا۔۔۔ ایک تو نیکی کی ہے اوپر سے دھمکا کے چلی گئی ہے۔۔ کیا زمانہ آگیا بھئی۔۔۔ اب یہ انگلینڈ کا تحفہ پتا نہیں کیا کرے گا میرے ساتھ"...

دشاب بڑبڑاتا ہوا اب خود کو کوس رہا تھا۔۔

* * * * * * * * * *

آج میر شاہ کی بارات تھی۔۔۔ سب لوگ تیاریوں میں مصروف تھے۔۔۔ ہر کوئی اسی کوشش میں تھا کہ سب سے پیارا تیار ہو۔ہانی اور نمل بھی تیار ہو کر پہنچ چکی تھیں. بس نین کا انتظار تھا وہ تیار ہو جائے تو پھر سب نے مل کے

ہال کے لیے نکلنا تھا.....بارات کی روانگی کا وقت آن پہنچا تھا۔۔ نین، نمل،ہانی اور حاذق کو لے جانے کی ذمے داری دشاب کی تھی۔۔اس وقت دشاب گاڑی کے پاس کھڑا باقی عوام کا منتظر تھا

...جب نین کا فون آیا

...."مجھے گجرے لا دو پلیز"

.دشاب نے فون کان کے ساتھ لگایا تو نین کی منت بھری آواز گونجی

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا؟؟...اس وقت تمہیں گجرے یاد آرہے ہیں۔ بارات ساری تیار کھڑی ہے تم" ہمیشہ کی طرح کوئی انوکھا شوشہ چھوڑ دو آج بھی۔۔کوئی گجرے نہیں لا رہا میں۔ جلدی نیچے آؤ"۔۔

دشاب صاف انکار کرتا بولا۔۔

دشاب پلیز....پلیز دیکھ لو..لا دو..پرامس اس کے بعد تنگ نہیں کروں گی.لا دو ناں"۔۔"

نین نے اتنے لاڈ اور مان سے کہا تھا کہ چاہ کر بھی دشاب انکار نہ کر سکا۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooo

.........."یہ لو پکڑو اپنے گجرے اور جلدی کرو سب نیچے تمہارا ویٹ "

عجلت میں بولتے ہوئے جب دشاب کی نگاہ اس پر پڑی تو باقی کے الفاظ ادا کرنا بھول گیا۔۔

کاپر کلر کے شارٹ فراک اور ریڈ اور کاپر کلر کے امتیاز سے ملتا جلتا گھیر دار لہنگا پہنے اور ڈوپٹے کو پیچھے بازوں پر ڈالے خوبصورتی سے کیے گیے نفیس میک اپ میں وہ قیامت ڈھا رہی تھی۔۔

وہ اس کے کامل حسن کو اپنے اندر اتارنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔اسے نین پہلے کبھی اتنی پیاری نہیں لگی تھی۔ آج کل اسے اپنی فیلنگز کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔دل اس کی طرف بے اختیار کھنچتا جا رہا تھا۔۔

...تھینک یو سو مچ دشاپ..یو آر سو سویٹ"۔"

نین اس کی کیفیت سے غافل اس کے ہاتھ میں گجرے دیکھ کر خوشی سے چہکتی ہوئی بولی۔۔

... "لاؤ پہنا بھی دیتا ہوں میں"

.دشاب نے اس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا جو گجرے لینے کے لیے آگے بڑھ رہا تھا

... "بہت شکریہ.... الحمد اللہ ہاتھ سلامت ہیں میرے میں خود پہن سکتی ہوں"

... نین نے اپنے چہرے پر پڑنے والی آوارہ لٹوں کو نزاکت سے سمیٹا اور اس سے گجرے لے کر پہننے لگی

ویسے تم بہت پیاری لگ رہی ہو نین...... مجھے یقین تھا یہ ڈریسنگ سوٹ کرے گی تم پر لیکن اس قدر حسین لگو گی"

... "یار یہ نہیں پتا تھا مجھے

دشاب اس کے حسن کی خوبصورتی میں کھویا کہے جا رہا تھا۔۔وہ یہ سب کہنا نہیں چاہتا تھا لیکن دل کے ہاتھوں مجبور

... خود کو تعریف کرنے سے روک نہیں پایا تھا

اب پتا لگ گیا ہے تو یہاں سے نو دو گیارہ ہو جاؤ... میں بس دو منٹ میں تیار ہو کر آئی "۔۔"

نین اس کے بدلے ہوئے انداز کو کرتے ہوئے لاپرواہی سے کہتی ہوئی دروازہ بند کر چکی تھی۔۔

****

.... "میں یہاں کب سے کھڑا تم لوگوں کا ویٹ کر رہا ہوں...۔ کہاں رہ گئے تھے تم سب؟؟"

دشاب حاذق کو اور اس کے پیچھے آتی نمل اور ہانی کو اپنی گاڑی کے قریب آتا دیکھ کر مصنوعی غصے سے بولا۔۔۔

خدا کو خوف کھائیں آپ۔۔۔ابھی آپ کو گاڑی میں بیٹھتا دیکھ کر ہی ہم فوراً یہاں آئے ہیں "۔۔۔"

نمل اس کا لگایا گیا الزام غلط ثابت کرتی ہوئی بولی۔۔

... "یار میں بھی دو تین چکر لگا کر جا چکا ہوں یہاں سے کہاں تھا تو؟؟"

حاذق نے اس سے گلے ملتے ہوئے پوچھا۔۔

یار دادی کے کام سے گیا تھا.(نین والی بات کو وہ صفائی سے چھپا چکا تھا)...اس بات کو چھوڑ یہ بتا اس انگلینڈ کے " تحفے نے ہال تک جانے کے لیے بھی ٹکٹ بک کروائی ہے؟؟ خدا نخواستہ وہاں بھی تو بائے ایئر نہیں پہنچنے کا ارادہ؟"۔۔

..." آج کل ویسے بھی پی آئی اے کے حالات بہت خراب ہیں. پتا کرو سب خیریت ہی ہے ناں؟؟

دشاب ہنستے ہوئے حاذق سے پوچھ رہا تھا۔۔

تمہیں کیوں آج کل اتنی فکر ہو رہی ہے میری بھئی؟؟.. جب میری اپنی شادی ہو گی ناں تو انگلینڈ سے پاکستان" آؤں گی سیدھی ہال میں"۔۔۔

.نین جو ابھی وہاں آئی تھی.۔دونوں ہاتھوں سے لہنگا تھامے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے تنک کر بولی۔

دشاب نے بیک مرر اس پر سیٹ کرتے ہوئے اسے دیکھا جس نے بالوں کی ایک طرف سے فرنچ چٹیا بنا کر ایک طرف سے انہیں کھلا چھوڑ کر کندھے پر گرایا ہوا تھا۔۔ہلکا سا میک اپ کیے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔اتنی خوبصورت کہ دشاب کے دل نے اسے دیکھ کر ایک بیٹ مس کی تھی۔۔خود کو کمپوز کرتا ہوا وہ پھر اسے جواب دینے لگا تھا۔۔

تمہیں کس نے کہا کہ ہم تمہاری شادی یہاں کریں گے؟.. انگلینڈ جانا اور وہیں کسی گورے سے شادی کر کے ہنسی" ..."خوشی زندگی بسر کرنا

دشاب اس کی بات سن کر بڑے بوڑھوں کی طرح مشورہ دینے لگا۔۔

تم سے کس نے مشورہ مانگا۔۔۔لے کر جانا ہے تو چلو ورنہ میں میر چاچو سے کہہ کر اپنے جانے کا بندوبست کروا" لوں گی"۔۔۔

وہ اس کی بیک مر روالی حرکت کو نظر انداز کرتی ہوئی تپتے ہوئے بولی جبکہ جواب میں دشاب کچھ بھی کہے بغیر گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا جس کے بعد وہ تینوں بھی گاڑی میں بیٹھ کر بارات کے لیے روانہ ہوئے۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

بارات کا دن خیر کے ساتھ گزر گیا تھا۔۔۔ گھر میں سب کزنز نے مل کر خوب رونق لگائی ہوئی تھی۔۔۔ آج شاہ میر کا ولیمہ تھا۔۔۔ چونکہ ولیمے پر میزبان لڑکے والے تھے تو اس حساب سے سب کی مصروفیات اور بھی زیادہ تھیں۔۔۔ ولیمے کے لیے بھی شادی ہال بک کروایا گیا تھا۔۔۔ اس وقت گھر کے تمام افراد ہال میں پہنچ چکے تھے۔۔۔ مہمانوں کا میزبانوں سے مصافحہ اور گلے ملنے کا سلسلہ جاری تھا۔۔۔ نین صاحبہ بھی مہمانوں سے ملنے میں مصروف تھیں۔۔۔ ٹی پنک کلر کی ٹیل والی باربی فراک پہنے جسے ہارڈ نیٹ سے اچھی طرح پھلایا گیا تھا وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی وہاں موجود تمام نفوس اس کی خوبصورتی کو سراہ رہے تھے بشمول دشاب کے۔۔

کچھ دیر بعد ہی کھانے کا دور چلا تھا۔۔۔ سب لوگ کھانا کھانے میں مصروف تھے تب ہی نین کا موبائل بجا جو کہ اس کے بیگ میں تھا۔۔۔ نین ٹشو سے ہاتھ صاف کرتی ہوئی بیگ کھول کر اپنا موبائل ڈھونڈ رہی تھی تب ہی دشاب کی آواز گونجی:

توبہ۔۔۔ توبہ۔۔۔ استغفر اللہ۔۔۔ سرِ عام چوری ہو رہی ہے یہاں "۔۔۔"

دشاب کی آواز پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے اور بھنویں اچکا کر دشاب کو دیکھ رہے تھے جیسے پوچھنا چاہ رہے ہوں کہ کون چوری کر رہا ہے۔۔۔

وہ دیکھو نین کو اپنا بیگ کھول کر اس میں کھانا بھر رہی ہے یہ۔۔۔ یا اللہ میری توبہ "۔۔۔"

دشاب ڈرامائی انداز میں نین کو بیگ کھولتا دیکھ کر بولا تھا جبکہ نین حیرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی جو موقع محل دیکھے بغیر شروع ہو چکا تھا۔۔

پہلے تو سب اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے مگر جب سمجھ آئی تو سوائے بی جان کے وہاں سب کے قہقہے گونجے تھے جبکہ نین ان سب کو ایسے ہنستا دیکھ کر غصے میں وہاں سے واک آؤٹ کر چکی تھی اور یوں شاہ میر کی شادی اپنے اختتام کو پہنچی تھی۔۔

****

خوش اسلوبی سے شادی کے تمام فنکشنز اپنے اختتام کو پہنچے تھے۔۔بی جان وقفے وقفے سے نین کی نظر اتارتی رہی تھیں۔۔پہلی دفع مشرقی لباس زیب تن کیے وہ سب کی توجہ کا مرکز رہی تھی۔۔بی جان کا دل چاہتا تھا وہ کبھی بھی اپنی پوتی کو اپنی نظروں سے دور نہ کریں۔۔شادی کے اختتام پر شاہ فیصل اور نوین بیگم بھی واپسی کا سامان باندھ چکے تھے۔۔انہیں انگلینڈ کے لیے روانہ ہونا تھا۔۔

ارے بی جان.... آپ کی محبت اپنی جگہ لیکن ہم کیسے نین کو پاکستان چھوڑ جائیں"۔۔"

شاہ فیصل بی جان کے پاس بیٹھے واپسی کی اجازت لینے آئے تھے جب بی جان کی فرمائش پہ تعجب کا اظہار کیا۔۔

.ڈیڈ میں رہ لوں گی پاکستان... مجھے بھی دادی کے ساتھ رہنا ہے پلیز"۔۔"

نین نے بھی اپنی خواہش کا اظہار کیا۔۔

ضد مت کرو نین ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ آپ کو معلوم بھی ہے آپ کی چھٹیاں ختم ہونے والی ہیں"۔۔۔"

نوین بیگم نے اس کی یاد دہانی کرائی۔۔

ڈیڈ میں یہاں بھی ایڈمشن لے کر پڑھ سکتی ہوں۔۔لوگ باہر سے اسپیشل پاکستان پڑھنے آتے ہیں۔اور آپ" مجھے اجازت نہیں دے رہے"۔۔

وہ کسی بھی طرح یہاں رہنا چاہتی تھی اسی لیے ضد کر رہی تھی۔۔۔

بیٹا وہ نہیں جانا چاہ رہی تو اسے ہمارے پاس چھوڑ جاؤ.. تم لوگوں کو لگتا ہے کہ میں اپنی پوتی کا خیال نہیں رکھ " سکتی؟؟"..۔

بی جان لیکن"۔۔۔۔ "

لیکن کیا؟؟ ہم کوئی غیر تھوڑی ہیں بیٹا۔۔۔ ہمارا خون ہے نین اور میری زندگی ہی کتنی رہ گئی ہے؟؟ میں اپنی بچی کو" خود سے دور نہیں کرنا چاہتی"۔۔

بی جان نے اسے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی اور جب کچھ بنتا نظر نہیں آیا تو ایموشنل ڈائلاگز بولنے شروع کر دیے۔۔۔

ٹھیک ہے بی جان... آپ ہی رکھ لیں اس کو۔۔۔ ہم اس کے کرتوت جانتے ہیں تبھی آپ کی سہولت کو دیکھتے" ..."ہوئے کہہ رہے تھے

اس سے پہلے کے فیصل کوئی اور بحث کرتے نوین بیگم نے اسے پاکستان رہنے کی اجازت دے دی تھی لیکن وہ اس کی شرارتوں کی طرف توجہ دلانا نہیں بھولی تھیں.۔۔

اب ایسا بھی نہیں ہے جب سے آئی ہے رونق لگا رکھی تھی میں تو اسی لئے اداس ہو گئی تھی کہ میری بیٹی چلی گئی تو" ..."میرا دل کیسے لگے گا؟؟..بی جان نے نین کو خود سے لگا کر پیار کیا

صحیح کہہ رہی ہیں سویٹ ہارٹ۔۔۔ ماما پاپا آپ بھی میری ڈارلنگ (دادی) کی طرح اچھی اچھی باتیں کیوں نہیں " ..."کرتے؟

نین نے انہیں چھیڑنا چاہا۔۔

.."تم یہاں رہو پھر دیکھنا امی جی کی یہ اچھی باتیں کیسے ختم ہوتی ہیں"

اپنی پوتی کے لیے پیار دیکھ کے فیصل شاہ کو یاد آیا بچپن میں کس قدر ڈرا کرتے تھے سب بہن بھائی اماں کے سامنے.. مذاق تو دور کی بات کوئی کام کی بات بھی دس دفع سوچ کے کہتے تھے لیکن اب وہی پوتی کے ساتھ دوستوں کی طرح گھل مل کر باتیں کر رہی تھیں. سچ ہی کہا ہے کسی نے انسان صل سے زیادہ سود پیارا ہو

*****

پاکستان میں رہنے کا فیصلہ نین کا اپنا تھا اور اسے یہاں مزہ بھی بہت آ رہا تھا کیونکہ یہاں کا ماحول انگلینڈ کے ماحول سے بہت ڈفرنٹ تھا۔۔ کافی ویبسائٹس چیک کرنے کے بعد نین کو ایک یونیورسٹی پسند آئی تھی اور اب وہ اس کا فارم نکلوا کے کافی دیر سے بیٹھی سوچ رہی تھی کہ دشاب کے پاس فارم فل کروانے لے کے جائے بھی کہ نہیں!!!.....

"نہیں نہیں اس کنکھجورے کو بالکل پتا نہیں چلنا چاہیے کہ میں کہاں ایڈمیشن لے رہی ہوں۔۔ ناں بھئی میں یہ رسک نہیں لے سکتی۔۔ سب کو پتا چل جائے گا کہ ہم کتنا لڑتے ہیں لیکن....... اس فارم کا کیا کروں؟؟ پاکستان آئے ہوئے مجھے عرصہ ہی کتنا ہوا ہے ابھی..؟؟ مجھے ٹھیک سے یہاں کے رولز اور ریگولیشنز کا بھی آئیڈیا نہیں ہے۔۔ آیڈیا!!!"۔۔۔۔

سوچنے کے دوران نین کے شیطانی دماغ میں زبردست آئیڈیا آ چکا تھا.۔۔

"ایسا کرتی ہوں فارم کے اوپر جہاں قائد اعظم یونی کا نام اور انفو لکھی ہوئی ہے اس پارٹ کو فولڈ کر دیتی ہوں اور فارم اس کے ہاتھ میں ہی نہیں دوں گی تا کہ گڑبڑ کی کوئی گنجائش نہ رہے.. میری یونیورسٹی کے نام پہ بھی اسکا سایہ نہیں پڑنا چاہیے"...

نین دل ہی دل میں پورا منصوبہ سوچ کے آئینے کے سامنے کھڑی خود کو داد دیتی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگی اور اپنے پسندیدہ ہیئر کٹ پہ ہاتھ پھیرتی یہ جاوہ جا۔۔۔ جیسے ان محترمہ کا پلان ہی تو پورا ہونا تھا..... مدمقابل بھی سید دشاب الرحمان تھے۔۔۔

****

شیبی... شیبی!!!"۔۔۔"

: نین دشاب کا نام لہک لہک کر پکارتی ہوئی روم میں داخل ہوئی اور لائٹ آن کرنے ہی لگی تھی جب دشاب چلایا

کتنی دفعہ منع کیا ہے مجھے اس نام سے مت بلایا کرو یہ دماغ تمھارا اپنا ہی ہے یا انگلینڈ سے ادھارا لے کر آئی "

..."ہو؟؟

..."اپنا دماغ ہے یا ادھار لیا ہوا اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟؟ تم بسس یہ دیکھو کہ یہ کام کتنا بہترین کرتا ہے"

نین مزے سے کہتی ہوئی اب اس کے مقابل میں بیٹھ چکی تھی۔۔۔

ویسے اتنا پیارا نام تو ہے یار۔۔۔ چڑتے کیوں ہو تم؟؟.. چچی جان بھی تو تمھیں شیبی ہی کہتی ہیں ان کے آگے تو"

...."!!!نہیں یوں سینہ تان کے چلاتے تم

نین اب کی بار آرام سے بولی۔۔۔

...."مام...مام کچھ بھی کہہ سکتی ہیں مجھے لیکن انکے علاوہ کوئی بھی نہیں سمجھی؟؟"

دشاب چبا چبا کر بولتا ہوا اسے وارن کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا جس نے دونوں کانوں کا صحیح استعمال کرتے ہوئے ایک سے سنا دوسرے سے نکال دیا۔۔.

..."بھاشن پورا ہو گیا ہو تو میں کچھ عرض کروں؟؟"

نین نے شرمندہ ہونے کی بجائے خود کو کمپوز کیا اور کام کی طرف آئی۔۔۔

..."ہاں بولو... اور یہ تمھارے ہاتھ میں کس چیز کے پیپرز ہیں اور انہیں پیچھے چھپا کیوں رہی ہو؟؟"

دشاب نے بولنے کے ساتھ ساتھ مڑ کے پیچھے دیکھنے کی کوشش کی تا کہ جان سکے کہ نین کیا چھپا رہی ہے۔۔۔

"Listen carefully Dishab!!..

..."مجھے تم سے ہیلپ چاہیے تھی یہ ایڈ میشن فارم فل کرنے میں میری مدد کر دو پلیز

نین نے لاڈ سے کہا کیونکہ اسے پتا تھا کہ دوسری جانب سے کیساری ایکشن آنے والا ہے۔۔۔

محترمہ انگلینڈ کی سب یونیورسٹیز ختم ہو گئی ہیں کیا یا وہاں ایم-بی-اے نہیں کروایا جاتا یا پھر اُنہوں نے تمہیں" نکال باہر کیا ہے کہ وہ اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکیں گے؟؟... اپنی ڈریسنگ دیکھی ہے؟؟ یہ ٹاپ جینز پہن کر، بمشکل .. "شولڈرز تک آتے بالوں کے ساتھ تم یونی جاؤ گی؟؟

دشاب اس کے سراپے پر نگاہ دوڑاتا بولا۔۔۔

ارے ارے ارے کیا ہے میری ڈریسنگ میں ایسا؟؟ ویسے بھی یونیورسٹیز میں لڑکیاں ایسی ہی ڈریسنگ کرتی" ہیں"۔۔۔

.نین نے اتراتے ہوئے ادائے بے نیازی سے جواب دیا

..."ہاں ضرور کرتی ہوں گی لیکن انگلینڈ میں۔۔ یہاں ایسا کوئی کلچر نہیں"

دشاب نے دوبدو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب دیا حالانکہ اسے پتا تھا کہ یہاں بھی ایسی ڈریسنگ کا ٹرینڈ بن چکا ہے۔۔۔

پتا نہیں کونسی صدی میں رہ رہے ہو تم... مجھے تم سے بحث کرنی ہی نہیں ہے یہ فارم تو اب دادی ہی فل کروائیں گی" ..."تم سے

.. نین غصے سے کہتی ہوئی واپس جانے کے لیے مڑنے ہی لگی تھی جب دشاب نے اسے پکارا

سنو لائٹ بند کر کے جاؤ.....اور دادی سی کہنا تمھیں کچھ ایتھکس بھی سکھائیں کہ کسی کے کمرے میں یونہی "
.. "دندناتے ہوئے ہی نہیں آجاتے.۔۔اچھا بھلا سونے لگا تھا میں آگے سے آگئ میرے کمرے میں اودھم مچاتی
آخری جملہ دشاب نے نین کو دیکھتے ہوئے آہستہ سے بڑبڑاتے ہوئے ادا کیا تھا۔۔

جارہی ہوں میں اور جا کر دادی کو ایسے ہی ایک ایک لفظ بتاتی ہوں اور یہ بھول جاؤ کہ تمہیں اس وقت سونا نصیب "
..."ہو گا کیونکہ ابھی تمہیں دادی کے دربار میں حاضری دینی ہے

نین نے اسے ڈرانے کی اپنی سی کوشش کی۔۔

..."اچھا جاؤ....ڈرتا ورتا نہیں ہوں میں کسی سے۔۔لائٹ تو بند کر جاؤ"

.وہ نین کو باہر جاتا دیکھ کر باقاعدہ چلایا

..."اٹھ کے کر لو بند..ابھی تک پاؤں سلامت ہی ہیں تمھارے"

...نین اسے منہ چڑاتی ہوئی دادی کے کمرے کی طرف دوڑ لگا چکی تھی

افففف یہ انگلینڈ کا تحفہ پتا نہیں میرے لیے کیا نیا بھونچال لانے والا ہے۔۔۔"

دشاب کو واقعی فکر لاحق ہوئی تھی۔۔

*****

.."دادی۔۔۔اپنے لاڈلے کو سمجھالیں..اتنی انسلٹ کی ہے اس نے میری"

نین نے ٹسوے بہاتے ہوئے دادی کے سامنے اپنا پسندیدہ فعل سرانجام دینا شروع کیا۔۔

کیا ہو گیا میری بیٹی کو...!!!کس نے کہا وہ لاڈلا ہے میرا..میری تو ایک ہی لاڈلی ہے بس اور وہ نین ہے..اور کوئی "
..."نہیں

....دادی نے اسے لاڈ سے بہلایا

چل بتا کیا کہا اس کمبخت نے تجھے.. ابھی کلاس لیتی ہوں میں اسکی"۔۔۔"

دادی اس کے رونے کی وجہ معلوم کرنے لگیں۔۔۔

دادی میں نے کہا کہ فارم فل کر دو میں نے ایڈمیشن لینا ہے آگے۔۔۔اب پاکستان رہوں گی دادی تو ادھر ہی لوں" ..
"گی ناں ایڈمیشن؟

نین نے اپنی کچی سبز رنگ کی آنکھیں مٹکا کے معصومیت سے بتایا ساتھ ہی سوال کرنے لگی۔۔۔

.ہاں میرا پتر جہاں جی چاہتا ہے لے لو ایڈمیشن"۔"

وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہوئی محبت سے بولیں۔۔۔

دادی دشاب کہہ رہا ہے انگلینڈ جا کے پڑھو... یہاں نہیں پڑھنا"۔"

وہ مظلومانہ انداز میں روتی ہوئی بتانے لگی۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔اس کی اتنی مجال کہ وہ یہ سب کہے.؟؟میں زندہ ہوں ابھی تک....ابھی بلوا کے فارم فل" ...
"کرواتی ہوں اس میں پریشان ہونے والی کونسی بات ہے بیٹا؟؟لو دیکھو وہ خود ہی آ گیا ہے

.بی جان نے دشاب کو اس طرف آتا دیکھ کر پیار سے کہا۔۔

دادی اس سے پہلے کے یہ آپکو ہمیشہ کی طرح جھوٹی شکایتیں لگائے میں خود حاضر ہو گیا ہوں"... دشاب "
....نے نین کی طرف منہ چڑا کے دیکھا جو فاتحانہ مسکان لیے دونوں کو تک رہی تھی

..."لاؤ نین فارم فل کر کے دیتا ہے دشاب"

دادی نے فارم لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔۔۔

..."میں کوئی نہیں فل کر کے دے رہا دادی.. اور یہ پاکستان میں نہیں پڑھے گی اسے کہیں واپس انگلینڈ چلی جائے"

اس سے پہلے کے دادی بات مکمل کرتیں دشاب نے فوراً دوٹوک فیصلہ سنایا اور پھر نین کی جانب دیکھا جس کے چہرے کا ایک رنگ آرہا تھا تو ایک جا رہا تھا۔۔ اسے دشاب سے یہ سب امید نہیں تھی۔۔۔ وہ تو اسے اپنا سب سے اچھا دوست مانتی تھی"..

..."یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا دشاب...؟؟ تمہیں کس نے حق دیا اس کی زندگی کا فیصلہ کرو؟؟"

دادی نے نین کو پیار سے ساتھ لگاتے ہوئے عصیلی لہجے میں کہا جو بالکل رو دینے کو تھی۔۔

دادی یہ بہت معصوم ہے... اسے پاکستان کے لوگوں کی طرح چالاکیاں نہیں آتیں... یہ اس ماحول کے لیے نہیں"

..."بنی.. مجھے اس کی خوشی سب سے پہلے عزیز ہے اس لیے میں یہ سب اس کے بھلے کے لیے ہی کہہ رہا ہوں

اب کی بار دشاب لہجے میں نرمی سموئے پیار سے نین کو اپنی نظروں کے حصار میں اتارتا ہوا کہہ رہا تھا۔۔

ہر جگہ کا ماحول ایک جیسا ہوتا ہے.... ویسے بھی ماحول انسان خود بناتا ہے۔۔"

I will manage alone. No need of you thank you"...

شائستگی سے کہتے ہوئے نین وہاں سے اٹھ کے جا چکی تھی جو اس بات کا واضح ثبوت تھا کے نین صاحبہ ناراض ہو چکی ہیں۔۔

چلو دشاب بیٹا تیار ہو جاؤ منانے کے لیے... ہمیشہ ہی ناراضگی مہنگی پڑتی ہے مجھے.. شام کی کوئی پارٹی ارینج کرواتا"

..."ہوں

سوچنے کے ساتھ ہی دشاب نمل اور رہانی کو فون ملانے لگا۔۔ نین کی نارضگی تو ایک پل بھی برداشت نہیں کر پاتا تھا وہ تو آج بھی کچھ بڑا سرپرائز پلین کرنے لگا۔۔

* * * * * * * * * * * * *

آج یونیورسٹی میں پہلا دن تھا.. نین بوکھلائی ہوئی سب دیکھ رہی تھی.. کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہاں جائے کس سے ہیلپ لے...

" ایک تو میرا ڈیپارٹمنٹ نہیں مل رہا دوسرا اگر میں کسی سینئر کے ہاتھ لگ گئی تو بھلا میری کیا عزت رہ جائے گی اگر ہانی اور نمل کو پتا چل گیا کے میں کسی تھرڈ کلاس ولن کے ہاتھوں بیوقوف بن گئی ہوں۔۔ کتنا مزاق اڑائیں گی وہ دونوں میرا"...

.. نین جو اپنی سوچوں میں سر جھکائے چل رہی تھی کسی کے ساتھ زور دار ٹکر سے ہوش میں آئی

"تم"۔۔

دونوں جو غصے میں ایک دوسرے سے کچھ کہنے لگے تھے مگر جب بولے تو حیرت کے مارے بیک وقت ایک لفظ ہی ادا کر سکے دوسرے لفظوں میں کہاں جائے تو ایک دوسرے کو مد مقابل دیکھ کر لفظ ہی بھک بن کر اڑ گئے تھے۔۔

"!!!کہیں تم میرا پیچھا تو نہیں کر رہے ؟؟۔۔ جہاں میں جاتی ہوں تم وہیں آجاتے ہو"....

نین تیزی سے نیچے گری بکس اٹھا کر دشاب سے مخاطب ہوئی۔۔ انداز میں تعجب لیے وہ اس پر شک کر رہی تھی کیونکہ دشاب کی آمد اس کے لیے بالکل غیر متوقع تھی۔۔.

" اووہ..... خوش فہمیوں کے مارے انگلینڈ کے تحفے اتنے برے دن بھی نہیں آئے میرے کہ میں سید دشاب الرحمان تمہارے پیچھا کروں"۔۔۔

دشاب جو اسکی شرارتوں سے بچ کر اسلام آباد آگیا تھا اسے ایک بار پھر اپنے سامنے دیکھ کر آگ بگولا ہوا۔۔

" ایک منٹ مسٹر...

کہیں تمہیں مجھ سے پیار تو نہیں ہو گیا جو ہر اس جگہ ہونا خود پر فرض سمجھتے ہو جہاں میرا ہونا تمھیں معلوم ہو؟؟"....

نین مشکوک نظروں سے اسے دیکھتی پوچھنے لگی۔۔۔

"یہ بات تو میں بھی پوچھ سکتا ھوں کہیں تمھیں مجھ سے پیار تو نہیں ہو گیا؟؟؟"....

دوبدو بولتا ہوا وہ جواب دینے کی بجائے سوال پہ سوال کر بیٹھا تھا۔

میں اور تم سے محبت؟؟.... انسان اپنی شکل دیکھ کر بات کرتا ہے لیکن تمھارا کوئی بھروسہ نہیں ہے کچھ بھی کر سکتے ہو۔۔۔ کچھ بھی کہہ سکتے ہو".. نین اس کے وجیہہ سراپے پر سے نگاہیں چراتی ہوئی لاپرواہی سے بولی۔۔

اونچا لمبا قد.. چوڑا سینہ.. کشادہ پیشانی پہ خوبصورتی سے سیٹ کیے گ ئے بال اور تراشی ہوئ ہلکی سی بیرڈ اس کی سرخ و سفید رنگت کو مزید نکھار رہی تھی۔۔ پر سنیلیٹی میں اپنے نام کی طرح رعب و دبدبہ لیے وہ سب کی توجہ کا مرکز بننے والا تھا۔۔

"دیدار پورا ہو گیا ہو تو کچھ عرض کروں؟؟"...

دشاب نے اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر شرارت سے پوچھا۔۔

"استغفار... توبہ توبہ... تمھیں اب واقعی شیشے میں اپنی شکل دیکھنے کی اشد ضرورت ہے"...

نین خود کو کمپوز کرتے ہوئے استغفار پڑھنے لگی جس پر دشاب کا بے ساختہ قہقہ گونجا۔۔

چلو کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے"...

Hurry up and follow me speedly."....

دشاب ہنستے ہوئے اسے حکم دیتا آگے کی جانب بھاگا۔۔۔

کیونکہ آج سب ہی کا یونی میں پہلا دن تھا تو بہت سے ریگنگ کے بھاری ٹولے آکر سب کو لوٹ چکے تھے۔۔۔اب سبھی کے لیے مزید کسی پر یقین کرنا مشکل تھا۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

سر زمان کے کلاس میں آنے پر کوئی بھی ادب سے کھڑا نہ ہوا تو سب کے چہرے دیکھ کر سر زمان کو پوری صورت حال کا اندازہ ہو چکا تھا جو انہیں مشکوک نظروں سے گھور رہے تھے۔۔۔

.."اب تم بتادو ہمیں کون سا سبجیکٹ کتنے پیسے لے کر آدھے گھنٹے کے لئے پڑھاؤ گے ؟؟"

سر زمان جو لگ بھگ 28 سال کے تھے نین کو کسی بھی طرح سے لیکچرار نہ لگے تھے تو جھنجھلا کر بولی۔۔۔

..."چپ کر کے بیٹھو تم"

دشاب نے اس کا بازو کھینچ کر اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے غصے سے اسے خاموش رہنے کو کہا جبکہ باقی ساری کلاس حیرت سے منہ کھولے اس لڑکی کی بہادری جبکہ دشاب کے مطابق بیوقوفی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔جب کسی کو کچھ سمجھ نہ آرہا تھا کہ کون لیکچرار ہے کون نہیں تو اس مشکل لمحے میں وہ لڑکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سر زمان کو گھورتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔۔۔

لگتا ہے مجھ سے پہلے یہاں آپ کے سینئرز آپ کی کلاس لے کر جا چکے ہیں جس کی وجہ سے اب آپکا مجھ پر یقین

..."!!کرنا مشکل ہو رہا ہے

.. سر زمان نین کے غصے کی وجہ شاید سمجھ چکے تھے تبھی نرمی سے بولے

میرے لیے تو اب یقین کرنا مشکل نہیں ناممکن ہو رہا ہے۔۔۔پاکستان کا سارا نظام ہی الٹا ہے۔۔اب بھلا اتنی بڑی" یونی ہے۔۔۔اپنی آفیشل ویب پر ہر ڈیپارٹمنٹ کے لیکچرار کے نام کے ساتھ پکچر تو لگا ہی سکتے تھے ناں تاکہ ہم

..."!!!جیسے معصوم اس ظالمانہ رسم سے بچ سکیں

نین کو رہ رہ کر خود پر غصہ آ رہا تھا سوچ کر جب دشاب کے کسی سینئر سے ڈپارٹمنٹ کا پوچھنے پر اسی کے پیچھے چل پڑی تھی اور وہ راستہ سیدھا واشروم جا کر ختم ہوا تھا۔۔۔ پھر نوٹس کے نام پر پانچ سو روپے ہڑپ کر لئے گئے تھے.. اور اب یہ نیا بندہ آ گیا تھا مزید بے وقوف بنانے کے لیے

ہاں یہ آئیڈیا تو اچھا ہے۔۔۔ چلیں میں اپنا کارڈ چیک کروا دیتا ہوں آپ سب کو یا آپ ایڈمن روم سے جا کے " ..."پوچھ کر آ سکتی ہیں!!

وہ اب بھی دھیمے لہجے میں اطمینان سے بولے تھے۔۔۔

.."میں جا کر جلدی سے پتا کر کے آتا ہوں "

بیک بینچز پہ بیٹھے ایک لڑکے نے اٹھ کے کہا جو اس سیچویشن کو خوب انجوائے کر رہا تھا ۔۔۔

..."تم تو رہنے ہی دو چمچے۔۔۔ کیا پتا تم بھی اس لڑکے کے ساتھ مل کر دوبارہ سے ہماری ریگنگ کرنا چاہ رہے ہو"

نین کو وہ شکل سے ہی آوارہ اور مشکوک لگا تو ٹوکتی ہوئی فوراً بولی۔۔

اب تو بچو میں خود جا کر پتا کر کے آؤں گی"..۔ کانفیڈینس سے باہر جاتے ہوئے نین نے زبردستی دشاب کا "....ہاتھ کھینچا اور باہر کی جانب بڑھی... دشاب حیرت سے کبھی نین کو تک رہا تھا کبھی سر کو

سر زمان ہاتھ میں کارڈ تھامے اس پٹاخہ لڑکی کو حیرت سے باہر جاتا دیکھ رہے تھے جو کسی بھی صورت ان کی باتوں پر یقین نہیں کر رہی تھی۔۔ بہر حال انہیں اس لڑکی کا اعتماد, انداز اور خوبصورتی اچھی لگی تھی.۔۔ وہ کلاس کا انٹروڈکشن لے رہے تھے جب دشاب اور نین چہرے پر شرمندگی کے تاثرات لیے اندر داخل ہوئے۔۔۔

آئی ایم سو سوری سر"۔۔۔ "

دشاب نے شرمندگی کے ساتھ سر سے معذرت کی۔۔

ایکچولی آج اتنی بار سینئرز کے ہاتھ لگ چکے تھے کہ اب آپ پر یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔ آئی ایم شیور آپ "
..."!! سمجھ گئے ہوں گے ویسے بھی آپ لیکچرار لگتے کہاں سے ہیں

نین نے معافی مانگنے کے ساتھ ساتھ اپنی صفائی پیش کی۔۔

مم.. میرا مطلب یہ ہے کہ آپ تو خود سٹوڈنٹ لگتے ہیں تو یہ دوسری وجہ تھی یقین نہ کرنے کی"۔۔۔"

نین نے وضاحت پیش کی۔۔

..."اٹس اوکے... انٹرو پلیز"

... سر نے پیشہ ورانہ مسکراہٹ سجائے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"My name is nain faisal... I'm American.. Passed my graduation from there.now I'm here for getting excellent education from Pakistan. Thats why i choose this university bcz it ranks no. 1 in pakistan as well as internationally"...

خود اعتمادی کے ساتھ سب کے سامنے اپنا تعارف کرواتی نین سب کو متاثر کر بیٹھی تھی۔۔ سر سمیت پوری کلاس فخر سے اس لڑکی کا کانفیڈنس دیکھ رہی تھی جو پہلی نظر میں کسی کو بھی پاکستانی نہیں لگ رہی تھی اور اب اس بات کی تصدیق بھی ہو چکی تھی۔۔

"Okay great.. Whats your aim? Why do you select MBA ?"...

سر زمان کی طرف سے سوال کیا گیا تھا۔۔

"I want to do my own business and.....

..." تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے ؟؟ تم بزنس کرو گی ؟؟.. کیا فضول بولے جا رہی ہو ؟؟"

اس سے پہلے کہ نین اپنی بات مکمل کرتی دشاب اسے گھورتا ہوا سرگوشی میں بولا۔۔

"Is everything okay?"...

سر زمان نے دونوں کو آپس میں الجھتے ہوئے دیکھا تو پوچھنے لگے۔۔

"Yes sir.. Everything is fine"...

دشاب نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے سر کو جواب دیا اور اپنا انٹرو کروانے لگا۔۔

****

یونیورسٹی میں آہستہ آہستہ اب نین کا دل لگ رہا تھا. نئے نئے لوگوں سے دوستیاں ہو رہی تھیں. پاکستان کے لوگ بہت کیرنگ اور لونگ ہوتے ہیں. نین کی رائے پاکستانیوں کے لیے بہت اچھی بن چکی تھی..... لیکن نیلوفر زہر سے بھی زیادہ بری لگتی تھی نین کو... اس کی سب سے خاص وجہ یہ تھی کہ وہ ہر ٹائم دشاب کے ساتھ چپکی نظر آتی تھی جو نین کو ایک آنکھ ناں بھاتا تھا..

اس گلگتی بندر کو دیکھو کیسے ہنس ہنس کر اس چڑیل سے باتیں کر رہا ہے۔۔ مجھ سے بات کرتے ہوئے تو انگارے چبا رہا ہوتا ہے"۔۔۔

نین نے دشاب کو کسی لڑکی کے ساتھ باتیں کرتے دیکھا جو کچھ زیادہ ہی اوور ہو رہی تھی اور دشاب بھی ہنس ہنس کے اس کی باتوں کا جواب دے رہا تھا۔۔

"لوفر نہ ہو تو"...

نین نے کلس کر سوچا۔۔۔

ان دونوں کو مزہ چکھانا پڑے گا۔۔۔ دیکھنا کیسے اس چڑیل کو دشاب سے دور کرتی ہوں میں"۔۔۔

نین اپنے شیطانی دماغ مین ایک شرارت سوچ کر اٹھنے ہی لگی تھی جب نظر سامنے سے آتے سر زمان پر پڑی تھی۔۔

..."ہیلو نین!!!! یہاں اکیلی بیٹھی کیا سوچ رہی ہیں آپ؟؟"

سر زمان جو گراؤنڈ سے گزر رہے تھے نین کو اکیلے بیٹھا دیکھا تو پاس آکر پوچھنے لگے۔۔۔ انہیں نین پہلی نظر میں ہی بہت پسند آئی تھی۔۔۔ شاید وہ دل ہی دل میں اسے اپنا دل دے بیٹھے تھے۔۔۔ سر زمان اپنی دلکش مسکراہٹ لیے دونوں ہاتھ جینز کی پاکٹس میں ڈالے اسے مسکرا کر دیکھ رہے تھے۔۔

جج جی سر ایسے ہی بس"۔۔"

.نین ان کی اچانک آمد سے ایک دم بوکھلا گئی تھی۔

کوئی مشکل تو نہیں پیش آئی آپکو یہاں؟؟... کسی بھی حوالے سے کوئی کنفیوژن ہو تو آپ میرے آفس میں آکر"

...."!!!ہیلپ لے سکتی ہیں

.انہوں نے مسکرا کر اسے پیشکش کی۔۔ مسکرانے کی وجہ سے ان کے ڈمپل مزید واضح ہو رہے تھے۔۔

"Yeah sure sir... I will"....

.. نین نے خوش اسلوبی سے جواب دیا.. اسے سر کا اس طرح سے پوچھنا بہت اچھا لگا تھا

مجھے لگتا یہ آئیڈیل ٹیچر ہیں.. ان کے بارے میں آج نمل اور ہانی کو بھی بتاؤں گی"۔۔۔"

اس نے دل ہی دل میں سوچا تھا۔۔۔

****

اگلے دن سر زمان کے کلاس میں آتے ہی ساری کلاس یک دم خاموش ہو گئی تھی۔

کل کے لیکچر میں کوئی ایسا پوائنٹ جو کسی کو سمجھ نہ آیا ہو تو آپ لوگ پوچھ سکتے ہیں!!"۔۔"

انہوں نے تھوڑی سی باتوں کے بعد پیشہ ورانہ انداز میں کہا تا کہ پھر آج کا لیکچر سٹارٹ کیا جا سکے۔۔۔

..."سب کلئیر ہے سر"

دشاب نے کہا تو سب نے اسکی تائید کی۔۔۔

.."اوکے..تو پھر آج کے لیکچر کی طرف بڑھتے ہیں"

دشاب نے سر کی بات سن کر اثبات میں سر ہلایا اور لیکچر نوٹ کرنے کے لئے جیسے ہی بیگ سے نوٹ بک نکالی تو ساتھ ہی بیگ میں سے کچھ کیڑے تیزی سے باہر نکلے۔۔۔دشاب تو جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا جب کہ اس کے ساتھ بیٹھی نیلوفر..جو اپنے نام کے عین مطابق نین کو لوفر ہی لگتی تھی ڈر کے مارے چیخیں مارتی ہوئی کلاس کو سر پر اٹھا چکی تھی۔۔۔

دشاب یہ کیا بد تمیزی ہے آپ اتنے سمجھ دار ہو کر یہ سب کیا کر رہے ہیں؟؟..یہ لال بیگ اور کڑے کیسے آ گئے "
..."آپکے بیگ میں؟؟

سر زمان کا موڈ اچانک ہی خراب ہوا تھا۔۔وہ بہت توجہ سے لیکچر شروع کرنے والے تھے جب ان لوگوں کی چیخ و پکار سے رک گئے تھے۔۔

سر مجھے نہیں معلوم یہ سب کس نے کیا ہے۔۔.یہ ضرور کسی کی شرارت ہے۔۔۔میں شرمندہ ہوں سر..ایم "
.."سوری

ان سے معافی مانگتے ہوئے دشاب کی نظر نین پر پڑی جو منہ نیچے کر کے اپنے لب دبائے ہنسی کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔اسکے چہرے کو ہلکی سی شرارتی مسکراہٹ نے گھیرا ہوا تھا مگر دشاب کے دیکھنے پر اس نے منہ ایسے بنا لیا جیسے ان کا کروچ کو دیکھ کر بہت ڈر گئی ہو۔۔۔

... ایک لمحہ لگا تھا اسے ساری بات سمجھنے میں

یہ انگلینڈ کا تحفہ کبھی نہیں سدھر سکتا۔۔ پتا نہیں پچھلے جنم میں کونسے گناہ کیے تھے میں نے جن کی سزا اس دشمنِ" ..جاں کی صورت میں اب مل رہی ہے"

وہ خود سے دل ہی دل میں ہمکلام تھا۔۔

لیکچر سے دس منٹ پہلے نین نے کلاس میں آکر اسے کہا تھا کہ باہر کوئی اسے بلا رہا ہے تو وہ بیگ وہیں چھوڑ کر باہر گیا تھا لیکن وہاں کوئی بھی موجود نہ تھا تو اس نے نین کا مذاق سمجھ کر لاپرواہی سے اگنور کر دیا لیکن یہ لاپرواہی اتنی بھاری پڑ سکتی ہے اسنے سوچا بھی نہیں تھا.

****

یار مجھے سخت بھوک لگی ہوئی ہے جاؤ کچھ لے آؤ کیفے سے کھانے کو۔۔۔ نڈھال ہو گئی ہوں میں بھوک سے"۔۔" نین نے بیچارگی سے مونا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ان کے گروپ کی دوست تھی۔۔ دشاب کو کہنا فضول تھا کیونکہ اس کے ساتھ نیلوفر چپکی بیٹھی گپے لگا رہی تھی.۔۔

بہن میرا ابھی یہی حال ہے بھوک سے بری حالت ہے۔۔۔ ابھی کینٹین سے انکل آئے گے تو انھیں یہی پر آرڈر" کر دیں گے

..مونا نے انکار کرتے ہوئے اپنا ارادہ بتایا تو سن کر نین ہاں کہہ گئی

دشاب جو نیلوفر کے ساتھ باتوں میں مگن تھا لیکن سارا دھیان نین کے اوپر ہی تھا.. نین کو بھوکا دیکھ کر اس کے دماغ میں ایک شرارت آچکی تھی۔۔.

چل دشاب تجھے قدرت نے موقع دیا ہے اس انگلینڈ کے تحفے کو تنگ کرنے اور اپنے پچھلے سارے بدلے پورے" .."کرنے کا

سوچنے کے دوران شاطرانہ مسکراہٹ نے دشاب کے چہرے پر جگہ لی تھی جو نین کے چہرے پر اس وقت آتی جب دشاب کو اپنی شرارت کا نشانہ بنانا ہوتا تھا۔۔

نین میں ابھی گول گپے لے کر آتا ہوں تمھارے لیے"۔۔ دشاب نیلوفر کے پاس سے اٹھ کر پیار سے کہتا ہوا" کاونٹر کی طرف بڑھتا نین کو حیران کر گیا۔۔

انکل منرل واٹر دے دیں"۔۔"

کیفے والا جو نین وغیرہ کے لئے گول گپے کی پلیٹ بنا کر رکھ رہا تھا دشاب کی آواز پر فریزر کی جانب گیا اور موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پیچھے سے دشاب ان میں ڈھیر ساری مرچیں شامل کر چکا تھا۔

..."یار شرط لگا کر گول گپے کھاتے ہیں... ایسے نہیں مزہ آنے والا... جو پہلے پلیٹ ختم کرے گا وہی بل دے گا" دشاب نے مسکراتے ہوئے شرط لگانے کی پیشکش کی۔۔

نین کو بھلا کیسے اعتراض ہو سکتا تھا... وہ پہلے ہی گول گپوں کی دیوانی تھی اوپر سے لگی ہوئی شدید بھوک... اسے اپنی فتح یقینی محسوس ہوئی تو فوراً رضامند ہو گئی۔۔

دشاب نے مسکراتے ہوئے اپنے موبائل کا کیمرہ نین پر سیٹ کیا تھا اور مزے سے کھڑا اگلا منظر دیکھنے کو تیار تھا۔۔

ایک۔۔۔دو۔۔۔۔تین۔۔۔۔سٹارٹ!!"۔۔۔"

دشاب نے جوش سے اونچی آواز میں کہتے ہوئے مقابلے کا باقاعدہ آغاز کیا۔۔ نین کے منہ میں پہلا گول گپہ گیا تھا جب نین کو اپنی زبان جلتی ہوئی محسوس ہوئی لیکن دشاب کے کاؤنٹ ڈاؤن دینے کی مسلسل آواز سنی تو اس کو اپنا وہم سمجھ کے جلدی سے دو تین اور گول گپے منہ میں ڈالے تو جلن کی وجہ سے اسکی چیخ بلند ہوئی۔۔ اس نے پانی کے

لئے ایک دم آگے پیچھے دیکھا تو نظر سامنے بیٹھے دشاب پر اور پھر اسکے موبائل پر پڑی تو ایک منٹ میں ساری کہانی سمجھ گئی ..

دشاب اس کے سرخ چہرے کو زوم کیے ویڈیو بنا رہا تھا جو مرچوں اور غصے کی وجہ سے لال ٹماٹر ہو چکا تھا۔۔

نین پانی پر پانی پیتی جا رہی تھی.. آنکھوں سے متواتر آنسو جاری تھے... اس کی بگڑتی حالت دیکھ کر دشاب آگے بڑھا۔۔ وہ اسے تنگ کرنے کے چکر میں یہ بھول بیٹھا تھا کہ وہ کس قدر نازک تھی۔. اب وہ اپنے اس اقدام پر جی بھر کر شرمندہ ہو رہا تھا۔۔

آج دو دنوں کے بعد نین یونیورسٹی آئی تھی.. اس دن گول گپے کھانے کے بعد اسے بخار ہو گیا تھا... دشاب نے ہر ممکن کوشش کی تھی اسے منانے کی کہ وہ اسے آخری مرتبہ معاف کر دے اور دادی کو شکایت نہ لگائے۔۔ دادی کا کوئی بھروسہ نہیں تھا وہ اپنا مولا بخش لے کے اس کے پیچھے گلگت سے اسلام آباد بھی پہنچ سکتی تھیں.۔۔

"Nice to see you nain... Now how are you"...

سر زمان گراؤنڈ سے گزر رہے تھے تو انکی نگاہ نین پر پڑی جو اپنے نوٹس پورے کر رہی تھی۔۔. دو دن یونی سے آف لینے کی وجہ سے کام زیادہ بڑھ گیا تھا اور فائنلز بھی قریب تھے.۔۔ نین کو یوں اچانک سامنے دیکھ کر سر زمان سے رہا نہ گیا تو وہ نین کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے حال احوال پوچھنے لگے.۔

"I am perfectly fine sir... Thanks for your concern"...

نین نے سر کی طرف خوشگوار حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔ وہ جب جب نین کی کیئر کرتے تھے یا اسے کسی بھی معاملے میں اسپیشل فیور دیتے تھے تو نین کو بہت اچھا لگتا تھا اسکے علاوہ نین شروع دن سے ہی سر کے گہرے دلکش ڈمپلز کی فین تھی.۔۔

"Do you need any help from me?"...

سرزمان کا اس سے مزید باتیں کرنے کو دل چاہ رہا تھا۔۔دو دن کی دوری انہوں نے کیسے برداشت کی یہ بس وہی جانتے تھے۔۔گفتگو کو مزید جاری رکھتے ہوئے انہوں نے اپنی مدد کی پیشکش کی۔۔

۔۔"No need sir, thanks again"

نین نے سہولت سے انکار کیا کیونکہ اسے کچھ سمجھنا ہی نہیں تھا تو وہ سر کا وقت کیوں ضائع کرتی۔۔

۔۔۔۔"Okk good..continue it"

انہوں نے اس کے کام کی طرف اشارہ کرکے مسکراتے ہوئے کہا اور وہاں سے اٹھ گئے۔۔انکا آج کا دن اب بہت اچھا گزرنے والا تھا۔۔

****

کچھ دنوں کے بعد نین کی برتھڈے تھی۔۔حاذق,ہانی اور نمل میر چاچو کے ساتھ اسلام آباد آئے ہوئے تھے ساتھ ہی انکا اسلام آباد گھومنے کا پلان بھی تھا..

گیگا مال جسکا دوسرا نام پاکستان ورلڈ ٹریڈ سنٹر ہے،اس میں پوری پلٹون گھسی شاپنگ کر رہی تھی۔۔

"میری جان اب بس کرو پہلے تمہاری ونڈو شاپنگ نہیں ختم ہو رہی تھی اور اب تمہاری پرائس کو لے کر بحث نہیں ختم ہو رہی ہے"..۔

میر شاہ نے بے بسی سے نین کو دیکھا جو دوکاندار سے مسلسل بحث کیے جا رہی تھی۔۔

"ارے چاچو چھوڑیں اس کو..اتنے کی چیز نہیں ہے جتنے پیسے بتا رہا ہے یہ آدمی...یہ بتائیں آپ نے اپنی اصل والی جان کے لئے کیا لیا ہے؟؟میرا مطلب چچی کے لیے کیا شاپنگ کی ہے؟؟"..

نین نے شرارت سے کہتے ہوئے بات سنبھالی کیونکہ میر مسکراہٹ دبائے اسے گھوری سے نواز رہے تھے۔۔۔

سرپرائز ہے وہ.. تھوڑا صبر کرو خود ہی جلدی پتا لگ جائے گا آپکو"۔۔۔"

شاہ میر نے قہقہہ لگاتے ہوئے نین کو کندھوں سے پکڑ کر باہر کی جانب رخ کیا۔۔

میم آپ بتانا پسند کریں گی اب کہاں جانا ہے"۔۔۔"

میر شاہ نے شاپنگ کے بعد تھکاوٹ سے چور لہجے میں اس سے پوچھا جو اتنا گھومنے کے بعد بھی فریش لگ رہی تھی.۔۔

..."لنچ کے بعد آپ مجھے ہوسٹل ڈراپ کر دیں میری اسائمنٹ نہیں بنی ابھی تک"

نین نے فکرمندی سے جواب دیا جس کو سن کے نمل اور ہانی چلاا ٹھیں۔۔

..."ہم تمھارے لیے اتنی دور سے آئے ہیں اور تم ہوسٹل جانے کی فکر میں ہو"

.نمل نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔

..."لیکن یار میری اسائمنٹ۔۔۔!!سر بہت سخت ہیں یار۔۔ جانا ہے مجھے"

نین بےچارگی سے بولی۔۔

.."کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ تم کل سر سے ایکسکیوز کر لینا ابھی ہم سب چاچو کے ساتھ فلیٹ میں جا رہے ہیں"

ہانی نے دوٹوک بات کی جس کو سن کے نین خاموش ہو گئی۔.وہ ان دونوں کو ناراض نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooo

سر زمان نے باری باری سب سے اسائمنٹس لینا شروع کر دی تھیں.۔۔۔سب ان کے غصے سے آگاہ تھے اسی لیے فوراً سے اپنا اپنا کام جمع کروانے لگے.

"Miss nain where is your assingment?"----

سرزمان نے نین کو تذبذب کے عالم میں دیکھا۔۔۔وہ مسلسل اپنی مخروطی انگلیاں چبا رہی تھی۔۔۔کچی سبز رنگ کی آنکھوں میں خوف سمایا ہوا تھا۔۔۔

"Sorry sir.. I've not completed my work"...

چہرہ نیچے جھکا کر کہتے ہوئے نین اپنی آنکھوں میں اُمڈنے والے آنسوؤں کو اندر ہی اندر اتارنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔رندھی ہوئی آواز میں اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔۔جہاں اس کی حالت دیکھ کر دشاب کا دل دکھا تھا وہیں سرزمان کے دل پر بھی چھریاں چلنے لگی تھیں لیکن وہ کلاس روم اور اپنے پروفیشن کا احترام کرتے ہوئے اپنے دل پر قابو پانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔۔۔

"Its okk nain.... You must submit your work tomorrow .okay be relax"..

پروفیشنل انداز میں کہتے ہوئے بھی سر زمان اپنے احساسات اور جذبات کو مکمل طور پر نہ چھپا سکے تھے۔۔۔ دشاب نے سر کا انداز غیر متوقع محسوس کیا۔۔۔اسے تھوڑا عجیب لگا لیکن خاموش رہا تھا۔۔۔

"Thank you sir. I will submit"....

شکریہ ادا کرتے ہوئے نین نے سرزمان کی طرف پر تشکر نگاہوں سے دیکھا جو اسے پورے انہماک سے دیکھنے میں مگن تھے۔۔۔

"Okay thats like a Good girl"...

سر نے سمائل پاس کرتے ہوئے کہا .... نین کو سر کی سمائل سے پڑنے والے گہرے ڈمپل بہت پسند تھے۔اور جس طرح آج سر نے اسے مارجن دیا تھا اس کے دل میں ان کے لیے مزید احترام بڑھ گیا تھا۔۔۔

****

نین کی برتھڈے کا انتظام سب نے چاچو کے ساتھ مل کر مونال ریسٹورنٹ میں کیا تھا.. دشاب ساری ڈیکوریشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا تھا۔۔ بہت پر تکلف ماحول میں کیک کاٹا گیا.. سب کے چہروں پر خوشی عیاں تھی۔۔ نین نے سب سے پہلے کیک کاٹ کے دشاب کو کھلایا جس نے شرارت سے کیک کھانے کے ساتھ ساتھ اس کی انگلی بھی تھوڑی سی کاٹی تھی۔۔

..."افففففف ظالم بندر"

نین درد سے کراہ اٹھی تھی... دشاب اسکی حالت دیکھ کر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔۔

..."بری بات دشاب"

میر شاہ نے اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے دشاب کو ڈپٹا جو مسلسل ہنستا چلا جا رہا تھا۔۔

."چاچو قسم لے لیں بہت نازک ہے یہ۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا"۔۔

.دشاب نے اپنی صفائی دینے کی کوشش کی

...."تم نے کچھ نہیں کیا؟؟"

نین غصے سے اسے گھورتے ہوئے ہاتھ میں چھری پکڑے اس سے پوچھ رہی تھی۔۔

."یار نیچے رکھو اسے... یہ اس دن کا بدلہ تھا جب تم نے میرے بیگ میں کاکروچ ڈالے تھے"۔۔

دشاب نے اسے اس دن والی بات یاد دلائی اور دوڑ لگا دی... نین بھی اسکے پیچھے لپکی تھی۔۔ اب دونوں قہقہے لگاتے ہوئے ایک دوسرے کے پیچھے ٹیبل کے گرد چکر لگا رہے تھے اور یہ منظر میر شاہ کو بہت خوبصورت لگا تھا۔۔ دونوں ساتھ کتنے پرفیکٹ لگ رہے تھے!!!..... ماشا اللہ کسی کی نظر ناں لگے. چاچو کے دل سے دعا نکلی تھی.

* * * * * * * * * * *

شام کو نین بستر پر لیٹی موبائل گیلری میں موجود آج برتھ ڈے کی تصاویر دیکھنے میں مصروف تھی جب میسج کی رنگ ٹون بجی...

..."سر زمان کا میسج!!!"

نین نے حیرت سے موبائل میں موجود میسج کو دیکھا جس میں انہوں نے نین کو بہت خوبصورتی سے برتھ ڈے وش کیا تھا اور دعائیں دی تھیں۔۔

..خوشی کے مارے نین پھولے نہیں سما رہی تھی

لیکن سر کو کیسے پتا چلا کہ آج میری برتھ ڈے ہے؟؟..شاید دشاب نے بتا دیا ہو"۔۔ "

...نین نے خوشی سے سوچتے ہوئے سر کو شکریہ کا میسج کیا

* * * * * * * * *

سیشن اینڈ ہونے والا تھا..یونیورسٹی کی جانب سے بچوں کے لیے ٹرپ ارینج کروایا گیا تھا۔

۔۔پورا راستہ نین دوستوں کے ساتھ مل کے کوچ میں ڈانس کرنے کی ناکام کوشش کرتی رہی تھی۔۔

مال روڈ پر پہنچ کر آدھی عوام شاپنگ میں مصروف ہو گئی تھی اور کچھ بچے تصویریں بنانے میں مشغول تھے۔۔۔ نیلوفر، مونا اور دشاب باری باری ٹیچرز کے ساتھ تصویریں کھنچوا رہے تھے...

..."نین آپ کیوں نہیں پکس بنوا رہیں... آجائیں آپ بھی ساتھ تصویر کھنچوائیں"

سر زمان نے نین کو مسکراتے ہوئے کہا تو نین اثبات میں سر ہلاتی ہوئی انکی جانب بڑھی.. سر آج باقی دنوں کی نسبت بہت زیادہ فریش اور ہینڈسم لگ رہے تھے۔۔

تصویروں کا سلسلہ ختم ہوا تو سر نین کو ساتھ لیے واک کرنے لگے کیونکہ دشاب اسے چھوڑ کر نیلوفر کے ساتھ پتا نہیں کہاں غائب ہو چکا تھا۔۔اسے دشاب پر رہ رہ کے غصہ آرہا تھا جب سر زمان نے اسے مخاطب کیا...

نین آپ سے کچھ کہنا تھا مجھے..... میں کسی بھی قسم کی تمہید باندھے بغیر بات کرنے کا عادی ہوں".۔۔"

آج ان کا انداز فارمل نہیں تھا۔۔ انکی آنکھیں واضح طور پر انکے دل کی کیفیت بیان کر رہی تھیں اور وہ اسے چھپانا بھی نہیں چاہ رہے تھے.۔۔

جج جی سر".۔۔"

.نین کو کچھ سمجھ نہ آیا کیا جواب دے

"I want to propose you nain. Will you marrey me?"...

سرزمان نے نین کے سر پر صحیح معنوں میں پہاڑ توڑا تھا...وہ بالکل بھی سر سے اس بات کی توقع نہیں رکھ رہی تھی.

یہ پہلی مرتبہ تھا جب اسے کسی نے پرپوز کیا تھا..اسے اپنے جذبات کی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ شرمائے, گھبرائے, غصہ کرے یا ہاں،نہ میں جواب دے.۔

.. سرزمان نے اسے خاموش پا کر سوالیہ نظروں سے نین کی جانب دیکھا جیسے جواب کے منتظر ہوں

.."سر مجھے نہیں معلوم مجھے کیا جواب دینا چاہیے۔۔ آپ پلیز میری دادی سے اور پیرنٹس سے بات کرلیں"

نین نے احترام سے مگر سپاٹ لہجے میں انہیں جواب دیا تھا جسے سن کر سرزمان کے چہرے پر موجود ڈمپلز مزید ...گہرے ہوئے

تھینک یو سو مچ نین آپ نے مجھے انکار نہیں کیا۔۔۔ میں بہت جلد آپکے گھر والوں سے بات کر کے رشتہ بھجواؤں ... گا۔۔۔ سرزمان خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے"

You made my day nain... Thanks again."...

سر شدتِ جذبات سے کہہ رہے تھے اور نین کو وہاں مزید کھڑے رہنا دشوار لگ رہا تھا جب اسے دور سے دشاب آتا دکھائی دیا تو اس نے سکھ کا گہرا سانس لیا.۔۔۔

٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭

..."السلام علیکم دادی... کیسی ہیں آپ؟؟"

...دادی کی کال دیکھ کے نین کھل اٹھی تھی

.."وعلیکم السلام میں بالکل ٹھیک ہوں بیٹا جی آپ بتاؤ کیسی ہو؟؟"

دادی نے اپنی خیریت بتانے کے ساتھ ہی اس کی خیریت دریافت کی۔۔

.."جی دادی الحمد اللہ میں بھی ٹھیک ہوں"

نین انہیں مطمئن کرتی بولی۔۔۔

.پتر میں نے یہ بتانے کے لیے فون کیا ہے کہ تیرے میر چاچو کی خیر سے بیٹی ہوئی ہے"۔۔"

دادی نے خوشی سے بتاتے ہوئے اس کی خوشی میں بھی اضافہ کیا تھا۔۔۔

واؤ دادی.... یہ تو بہت خوشی کی بات ہے.. بہت بہت مبارک ہو آپ کو... چچی اور میر چاچو کو بھی مبارک دیجیے گا"۔۔۔

نین خوش ہوتے ہوئے دادی کو مبارک دینے لگی.۔۔

...."خیر مبارک... جیتی رہو"

.دادی میں اور دشاب اسی ویک اینڈ پر آئیں گے باربی ڈول کو دیکھنے کے لیے"۔"

نین دادی سے آنے کا وعدہ کرنے کے بعد ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگ گئی تھی اور کچھ دیر بعد ہی دونوں کی طرف سے رابطہ منقطع ہو گیا تھا۔۔۔

جب سے دادی کا فون آیا تھا.... نین چاچو کی گڑیا دیکھنے کے لیے بے تاب ہو رہی تھی. آج اس نے اور دشاب نے ..... گلگت کے لیے روانہ ہونا تھا

دشاب پتا نہیں کہاں رہ گیا ہے.... نین بڑبڑاتی ہوئی دشاب کو ڈھونڈنے میں مصروف تھی.... دادی نے وقت پر" پہنچنے کی تائید کی تھی کیونکہ آج میر چاچو کی بچی کے عقیقے کا فنکشن بھی تھا۔۔

پورا ڈیپارٹمنٹ چھان مارا ہے میں نے... کہاں چلا گیا ہے دشاب.. نین پریشانی کے عالم میں ٹہلتی ہوئی سوچ رہی" تھی "....

.."سر زمان کے آفس میں پتہ کرتی ہوں شاید وہاں چھٹیوں کے لیے اپلیکیشن جمع کروانے گیا ہو"

نین اندازے لگانے لگی۔۔ وہ دونوں ایک ہفتے تک گلگت میں رہنے کا ارادہ رکھتے تھے تو اپلیکیشن پر سر کے دستخط بہت ضروری تھے۔۔

سر وہ لڑکی آپکی شایانِ شان نہیں ہے... میری کزن ہے وہ میں زیادہ بہتر جانتا ہوں۔۔ اسکی مدر اچھی عورت" نہیں ہیں۔۔ انہوں نے میرے تایا کو پھنسا کر باہر انگلینڈ میں شادی کر لی اور انہیں ہماری دادی سے دور کر دیا۔۔ وہ آج بھی اپنے سب سے بڑے بیٹے کو یاد کر کے روتی ہیں.. سر نین بھی باہر کی پیداوار ہے۔۔ اسی ماحول میں پلی بڑھی ہے.. ایسی عورتیں گھر بسانے والی نہیں ہوتیں۔۔۔ آگے آپ خود بہت سمجھدار ہیں.. میری دادی مجھے فورس کرتی ہیں کہ میں اس سے شادی کر لوں لیکن مجھے ایسی لڑکیاں نہیں پسند جو ہر وقت مردوں کے مدمقابل رہتی ہیں۔۔ ایسی عورتیں کبھی بھی گھر نہیں بسایا کرتیں"۔۔

دشاب اور بھی پتا نہیں کیا کچھ کہہ رہا تھا۔۔ نین کو محسوس ہوا جیسے وہ یہاں ایک پل بھی مزید کھڑی رہی تو ختم ہو جائے گی۔۔.

اتنی نفرت کرتا ہے دشاب مجھ سے اور میں بے وقوف اسے اب تک اپنا خیر خواہ اور سب سے بہترین دوست" سمجھتی رہی ہوں!!"۔۔۔

نین کی آنکھوں سے آنسو لڑی بن کر بہنے لگے.. کس قدر حقارت اور نفرت تھی دشاب کے لہجے میں اسکے لیے ..!!۔۔کتنی بدتمیزی سے اس کی ماں کا ذکر کر رہا تھا وہ

..."کاش میں یہ سب سننے سے پہلے مر جاتی"

نین کو اپنا سانس پھولتا ہوا محسوس ہونے لگا اس سے پہلے کے وہ خود کو سنبھال کے وہاں سے جاتی ٹھاہ کی آواز کے ساتھ نین فرش پر گر کر اپنے ہوش کھو بیٹھی تھی.۔۔

کچھ گرنے کی آواز سن کر دشاب آفس سے باہر آیا تو نین کو زمین پر بے ہوش گرا ہوا پا کر روتے ہوئے اونچی آواز میں نین کو پکارنے لگا.۔۔

....."نین آنکھیں کھولو.. پلیز نین آنکھیں کھولو"

مگر نین ہوش و حواس سے بیگانہ آنکھیں موندے زمین پر پڑی تھی۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooo

ایمرجنسی وارڈ میں نین کو منتقل کر دیا گیا تھا.. اسے نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا.. اتنی نفرت اور سخت باتیں وہ ...برداشت نہ کر پائی تھی اسی لیے ہسپتال کے بستر پر پڑی زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھی

..پلیز نین معاف کر دو مجھے... بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے مجھ سے پلیز آخری بار معاف کر دو"۔"

دشاب ایمرجنسی وارڈ کے باہر بیٹھا مسلسل خود کو ملامت کرتا ہوا روتا جا رہا تھا.۔۔

کچھ دنوں کے بعد نین کو ہوش آیا تھا.. اس نے سب سے بات کرنا ترک کر دی تھی.. دشاب کئی بار اس کے سامنے آیا تھا اپنی صفائی دینے اور معافی مانگنے کے لیے لیکن وہ کسی کی بھی کوئی بات سننے کو ہرگز تیار نہیں تھیں۔۔۔

کچھ دنوں کے بعد فائنلز تھے وہ امتحانات دے کر سب کو اداس چھوڑ کے سیدھی انگلینڈ روانہ ہو گئی تھی۔۔

****

نین اب طبیعت کیسی ہے تمہاری؟"..۔"

نین جیسے ہی اپنے کمرے سے نکل کر ٹی وی لاؤنج میں آکر بیٹھی تو نوین بیگم نے اپنی بیٹی سے پوچھا جو کچھ روز قبل پاکستان سے آئی تھی۔۔وہ پاکستان سے آنے کے بعد بھی بیمار رہی تھی۔۔۔دو ہفتوں بعد آج وہ اپنے کمرے سے نکل کر سب کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔گھر والے بھی اس کی طرف سے پریشان تھے۔۔انہیں یہ نین پرانی نین سے یکسر مختلف لگی تھی جو ہنسنا بولنا شرارتیں کرنا تک بھول چکی تھی۔۔وہ بس یہی سوچتے تھے کہ نہ جانے کس کی نظر لگ گئی ان کی بیٹی کو۔۔۔

اب انہیں کون بتاتا کہ نین کو تو محبت کی نظر لگ چکی تھی اور محبت میں منزلیں کب آسانی سے ملتی ہیں۔؟؟اپنا آپ جلانا پڑتا ہے۔۔۔خود کو مار کر محبوب کی پسند میں ڈھلنا پڑتا ہے مگر نین کو محبوب کی پسند نے نہیں اسکی باتوں نے ہی بدل دیا تھا۔۔۔

..."مام ناؤ آئی ایم فائن"

اس نے ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے ماں کو جواب دیا۔

والدین کے ساتھ بھائیوں نے بھی دکھ سے نین کو دیکھا جس کی مسکراہٹ آنکھوں کا ساتھ نہیں دے پا رہی تھی بلکہ اس زخمی مسکراہٹ پر تو آنکھیں بھی درد سے نم ہو چکی تھیں۔۔۔

نین!!!!!!!!"۔۔۔۔۔"

...."ہمم۔۔جی ڈیڈ"

وہ جو غائب دماغی سے ٹی وی کو دیکھ رہی تھی فیصل شاہ کے کندھا ہلانے پر چونکی۔۔

بیٹا کوئی بات ہے تو مجھ سے شیئر کرو پلیز مگر یوں اندر ہی اندر خود کو ختم مت کرو۔۔۔کیا پاکستان میں کسی نے کچھ " کہا ہے تم سے؟؟؟"۔

آخر کب تک اپنی لاڈوں سے پلی بیٹی کو وہ اس حال میں دیکھ پاتے؟؟اس کی خاموشی سے تنگ آکر آج وہ نین سے پوچھ بیٹھے تھے۔۔

کچھ پل تو اسی کشمکش میں گزر گئے کہ وہ اپنے باپ کو بتائے یا نہ۔۔۔وہ باپ کے سینے سے لگ کر ایک بار اپنی ناکام محبت پر رونا چاہتی تھی۔۔اس کے دل میں آج سارا بوجھ اپنے دل و دماغ سے اتار کر سکون سے رہنے کی خواہش جاگی تھی لیکن اگر وہ ہر چیز ماں باپ کو بتا دیتی تو بہت سے رشتے داؤ پر لگ سکتے تھے اور نین کسی کی غلطی کی سزا اپنے پیاروں کو ہرگز نہیں دینا چاہتی تھی تبھی سارے آنسو اپنے اندر اتار کر ایک مصنوعی خول خود پر چڑھا کر باپ سے مخاطب ہوئی تھی:

"کم آن ڈیڈ۔۔ بیمار تھی میں۔۔۔ابھی مارکیٹ میں ایسی کوئی انرجی ڈرنک تو آئی نہیں جسے پی کر بندہ جھٹ سے اٹھ کر اچھل کود شروع کر دے"۔۔۔

نین نے سب کو مطمئن کرنے کے لئے پر مزاح انداز اپنایا

"مام کچھ نہیں ہوا اپیا کو دیکھ لیں آپ۔۔۔وہی پرانا انداز.... ہم لوگ ویسے ہی پریشان ہو رہے تھے کہ یہ اپنی زبان رکھ کہاں آئی ہیں"۔۔۔۔

ارمان نے بھی ماحول کے سنجیدہ پن کو ختم کرنے کے لئے چٹکلا چھوڑا۔۔۔

"ویسے مام یہ ثابت ہو گیا کہ اپیا کبھی سیدھا جواب نہیں دے سکتی اور نہ ہی سدھر سکتی ہے یہ جان کر مجھے دلی افسوس ہوا ہے آپ یقین مانیے"۔۔۔

آخر ازلان بھی کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھا۔۔۔ جھٹ سے نوین کے گلے لگ کر مصنوعی افسوس کرنے لگا جس پر نین سمیت سبھی کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

"مام۔۔۔ مشرق میں لوگوں کا خیال ہے کہ مغرب کی عورت گھر نہیں بسا سکتی کیا یہ سچ ہے؟؟؟"۔۔۔

ہنسی مذاق میں نین جو کچھ دیر سب بھول چکی تھی جانے دل میں کیا سمایا کہ ماں سے پوچھ بیٹھی۔۔

نین ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔ عورت مشرق کی ہو یا مغرب کی دل دونوں رکھتی ہیں۔۔ دونوں کے دل میں ایک" ایسا گھر بسانے کی خواہش ضرور ہوتی ہے جسے وہ اپنے ہاتھوں سے۔۔۔ اپنی پسند سے سجائے۔۔ جس میں اس کا ایک چاہنے والا شوہر ہو۔۔ پیارے پیارے بچے ہوں جو ان کی زندگی میں آکر انکی زندگی کو مکمل کر دیں۔ شام ہوتے ہی اپنے شوہر کی گھر واپسی کا انتظار کرے اور جہاں تک بات گھر بسانے کی ہے تو یہ بات تم اپنے پاپا سے پوچھو کیونکہ انہوں نے بھی مغرب کی عورت سے شادی کی تھی"۔۔۔

نوین بیگم نے اسے تفصیلی جواب دیا تھا جسے سن کر اس کے اندر تک سکون سرائیت کر گیا تھا مگر دل کے کسی کونے میں دشاب کی باتیں یاد کر کے پھر سے ٹیسیں اٹھتی ہوئیں محسوس ہونے لگیں۔۔۔

****

نین کو انگلینڈ آئے ہوئے پانچ سال گزر چکے تھے.اس نے اتنے عرصے میں پاکستان میں موجود کسی بھی فرد سے رابطہ نہی کیا تھا... بس دادی تھیں جن سے کبھی کبھار بات چیت ہو جایا کرتی تھی......اس پانچ سالوں کے دوران اس کی دوستی اپنے کولیگ امر سے ہوئی. جو ایک نہایت ڈیسنٹ اور پروقار شخصیت کا حامل تھا.

دوستی کا سلسلہ آگے بڑھا تو امر نے نین کو شادی کے لیے پرپوز کر دیا. وہ نین سے بے پناہ محبت کرنے لگا تھا لیکن نین کو جس چیز نے اٹریکٹ کیا تھا وہ یہ تھا کہ وہ نین کی بہت عزت کرتا تھا... اسے اہمیت دیتا تھا... دونوں میں دوستی کے ساتھ ساتھ احترام کا رشتہ سب سے نمائیاں تھا... اسے امر کے پرپوزل میں کوئی برائی نظر ناں آئی تھی.. اور وہ کب تک اس دشمن جاں کا روگ سینے سے لگائے رکھتی... اس نے موو آن کرنے میں ہی بہتری

جانی... محبت سے زیادہ قیمتی چیز عزت ہوتی ہے جس پر چاہتے ہوئے بھی عورت کمپرومائز نہیں کر سکتی ...چاہے وہ عورت مشرق کی ہو یا مغرب کی دونوں ایک ہی فطرت پر پیدا کی گئی ہیں

نین نے جب امر کے پروپوزل کا ذکر گھر میں آکر کیا تو نوین بیگم کو یہ بات ایک آنکھ نہ بھائی...انہوں نے شرط رکھ دی کہ اگر امر سے شادی کرنی ہے تو پہلے امر کو دادی سے ملوانا ہو گا.. نین نے اس شرط کی مخالفت کرنے کی کوشش کی کیونکہ وہ پاکستان کبھی بھی نہیں جانا چاہتی تھی... لیکن نوین بیگم کی ضد کے آگے نین نے اپنے گھٹنے ٹیک دیے اور امر کو لے کر پاکستان جانے کو رضامند ہو گئی.....

ائرپورٹ کی جانب بڑھتے ہوئے نین کو اپنا ماضی شدت سے یاد آنے لگا..وہ ساری یادیں اپنے آنسوؤں میں بہا کر انہیں ضائع کر دینا چاہتی تھی تاکہ ماضی اس کے حال پر غالب نہ آسک

امر کو لے کر پاکستان آئے ہوئے نین کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا. جہاں نین کی خاموشی سب کو کھٹک رہی تھی وہیں امر کا انداز اور رکھ رکھاؤ کسی کو ایک آنکھ نہ بھایا تھا۔۔.

"نین تم انگلینڈ سے چپ رہنے میں پی ایچ ڈی تو نہیں کر کے آئیں؟؟"....

نمل نے مسلسل منہ نیچے کیے ناخن چباتی نین کو مخاطب کیا.۔۔

سب کزنز کی محفل جمی ہوئی تھی۔۔ تمام لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔ کچھ لوگ امر کو گھیرے اس سے انٹرویو لینے میں مگن تھے لیکن نین کی بیگانہ روی کو نمل,ہانی اور حاذق سمجھنے سے قاصر تھے.۔۔پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا کہ محفل جمی ہو اور نین خاموشی کا پیکر بنی رہے..

"یار ایک تو پانچ سال بعد آئی ہو.. اوپر سے خوشی کا موقع بھی ہے... تم خوش نظر کیوں نہیں آ رہیں؟؟"..

حاذق کافی دیر سے نین کی خاموشی کو نوٹ کر رہا تھا جب ہی اونچی آواز میں نین کو مخاطب کیا..سب لوگوں نے بھی مڑ کر ان دونوں کی جانب سوالیہ انداز میں دیکھا جیسے وہ بھی نین کے جواب کے منتظر ہوں.۔۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس)اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

ایسی کوئی بات نہیں ہے.. میں خوش ہوں بہت"۔. نظریں چرا کر کہتی ہوئی نین دشاب کے دل میں امید کی ایک کرن جگا چکی تھی. نین کے قول و فعل میں تضاد وہاں موجود تمام نفوس محسوس کر سکتے تھے.۔۔

تم دیکھنے سننے میں تو بہت سمجھدار لگتی ہو۔۔ پھر تم نے اپنے لیے امر کا انتخاب کیوں کیا؟؟ وہ کہیں سے بھی" تمھارے شایانِ شان نہیں لگتا۔۔ تمھاری چوائس تو کبھی بھی ایسی نہیں تھی"۔۔۔

حاذق نے پھر سے سوال کر ڈالا جیسے اسکے پہلے جواب سے مطمئن نہ ہوا ہو.۔۔

میں امر کا اسٹیٹس دیکھ کر اس سے شادی کے لیے رضامند نہیں ہوئی۔ میرے لیے یہی کافی ہے کہ وہ مجھ سے" محبت کرتا ہے، میری عزت کرتا ہے اور کسی بھی انسان کو منتخب کرنے کے لیے یہی دو باتیں بہت ہوتی ہیں.۔ کسی نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ شادی اس سے نہ کرو جس سے تم محبت کرتے ہو بلکہ اس سے کرو جو تم سے محبت کرتا ہے اور میں یہ بات اچھی طرح سمجھ چکی ہوں"۔۔۔

ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ سجائے وہ اب بھی بغیر کسی کی جانب دیکھے بولی تھی جبکہ وہاں پر بیٹھے تمام لوگوں کی توجہ کا مرکز وہی بنی ہوئی تھی۔۔۔

.اس انداز سے کہتی نین دشاب کے دل کو چھلنی چھلنی کر گئی تھی۔۔

کاش میں تمھیں بتا سکتا میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں... تمھارے بغیر پل پل مرا ہوں میں... تمھارے تصور" سے باتیں کرتے میں نے کتنی راتیں کاٹی ہیں.۔۔ دیارِ دل میں تمھارا بہت احترام ہے نین... کاش تم کبھی میری ..."محبت جان پاؤ تو خود پر فخر محسوس کرو

دشاب اپنے خیالوں میں کھویا خود سے باتیں کرتا جا رہا تھا. اسے کوئی خبر نہیں تھی کہ اس کے بعد حاذق نے نین کو کیا جواب دیا۔ وہ احساسِ ندامت میں گھرا اپنے کمرے کی جانب روانہ ہوا جہاں وہ تنہائی میں جی بھر کر رو سکے اور اپنے خدا سے نین کو ایک بار پھر مانگ سکے۔۔۔

****

امر، میر چاچو اور جاذب کے ساتھ شمالی علاقوں میں گھومنے کے لئے گیا ہوا تھا جب کہ نین پیچھے نکاح کی تیاریوں میں ہلکان ہوئے جا رہی تھی۔ وہ دل سے خوش تو نہ تھی مگر یہ سب دیشاب کو دکھانے کے لئے خوشی خوشی کر رہی تھی یا ان پیاروں کے لئے جو اسے ہنستا مسکراتا دیکھنا چاہتے تھے۔۔۔

ابھی وہ کمرے میں آئی اپنے کپڑوں کو سلیقے سے ان کی جگہ پر رکھ رہی تھی جب موبائل کی رنگ ٹون بجی۔

نین جلدی سے چھت پر آؤ ہری اپ۔۔۔ آئی ایم ویٹنگ"۔۔"

حاذق کا شارٹ میسج پڑھ کر نین بے دلی سے سب کچھ چھوڑتی ہوئی چھت کی جانب بڑھی۔۔ سخت تھکن کی وجہ سے اب وہ صرف سونا چاہتی تھی مگر حاذق کا میسج پڑھ کر فی الحال وہ سونے کا ارادہ ترک کر چکی تھی۔۔۔

..."ہاں بولو.... کون سے ملک کی فوج نے حملہ کر دیا ہے جو تم نے مجھے اتنی ایمرجنسی میں چھت پر بلایا ہے؟؟"

نین نے چھت پر کھڑے وجود کو دیکھتے ہوئے کہا جو اسکی جانب پیٹھ کیے کھڑا تھا۔۔

نین نے کہنے کے دوران اپنا پرانا انداز اپنایا تھا۔۔ وہ کوشش کر رہی تھی خود کو نارمل رکھنے کی کیوں کے سب کا شک بڑھتا جا رہا تھا کہ وہ خوش نہیں ہے اور وہ اس تاثر کو ختم کرنا چاہتی تھی۔۔

کوئی جواب نہ پا کر نین نے آسمان کی جانب دیکھا تو ایک پل میں ساری کہانی سمجھ گئی۔۔

..حازق تم نے مجھے عید کا چاند دیکھنے کیلیئے بلایا ہے؟؟؟۔ ہاؤ سویٹ۔۔۔ چلو میں بھی دعا مانگ لوں"۔"

نین خوشی سے آنکھیں بند کیے دعا مانگ رہی تھی جب وہ وجود پلٹا تھا۔۔ چند قدم چل کر اس کے پیچھے کھڑا ہوا اور ... پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو دعا کے انداز میں اس کے ہاتھوں ساتھ ملایا

ہمارا ساتھ اس دنیا سے جنت تک قائم و دائم رکھنا"۔۔۔ یا اللہ"

دشاب کی آواز پر نین نے ایک دم سے آنکھیں کھولی تھیں.. اسے اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔ جس دشمنِ جاں کو اس نے اتنے عرصے سے نظر بھر کر نہیں دیکھا تھا وہ اسکے انتہائی قریب کھڑا اس کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر گیا تھا مگر وہ چاہ کر بھی اسے پلٹ کر نہ دیکھ سکی کیوں کہ اس صورت میں اس سے ٹکرا جانا لازم تھا..

"نین پلیز آمین کہو ناں۔۔۔ کیا تمھیں میرا ساتھ ان دو جہانوں میں منظور نہیں؟؟" ..

شدتِ جذبات سے کہتا ہوا دشاب اسے ساکن کر چکا تھا. اس نے تو ہمیشہ یہی دعا مانگی تھی لیکن کیسے اس شخص نے اس کی ذات کی تضحیک کی تھی۔۔ اسے اپنی ہی نگاہوں میں بے مول کر دیا تھا تو وہ اب کیسے دوبارہ یہی دعا مانگنے کی ہمت کر سکتی تھی؟؟.۔۔

نین کی مسلسل چپ نے اس بار دشاب کا دل دہلا دیا تھا۔۔۔

"پلیز نین کچھ تو بولو۔.. برا بھلا کہو مجھے۔ کوئی گلہ کرو مجھ سے.. تمھاری یہ خاموشی مجھے کھا جائے گی نین پلیز کچھ تو بولو"...

نین سے التجا کرتے ہوئے دشاب کی آواز اب بھاری ہوئی تھی شاید وہ ندامت کے آنسو بہائے رو رہا تھا اور نین کے نہ ماننے کا اس پر سوار تھا۔۔

"دور رہو مجھ سے۔۔ خبردار جو مجھے ہاتھ بھی لگایا تم نے۔۔ کیوں مانگ رہے ہو تم میرے ساتھ کی دعا؟؟ حالانکہ تم جانتے بھی ہو مجھ جیسی لڑکیاں گھر نہیں بسا سکتیں پھر بھی تم یہ سب کہہ رہے ہو؟؟۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔ اب بھی تمہارے دل میں موجود میرے لئے نفرت کم نہیں ہوئی جو پھر سے میری زندگی میں زہر گھولنے آگئے ہو؟؟" ..

ہوش میں آتے ہی نین ایک دم اس سے دور ہوئی اور جب بولی تو سالوں کی بھڑاس نکال رہی تھی۔۔۔

ایسا نہیں ہے تم غلط سمجھ رہی ہو نین ایک بار مجھے اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع دے دو پلیز"..دشاب اس کے سامنے ہاتھ جوڑے منت کر رہا تھا۔۔

میں سب سمجھ گئی تھی اس دن دشاب مجھے مزید تمھاری کوئی بات نہیں سننی۔۔۔میں نے بچپن میں تمہاری" طرف ہاتھ بڑھایا جو تم نے جھٹک دیا۔۔ تمھیں میں نے بچپن سے اپنا دوست مانا تھا۔۔۔میں تو اپنی ساری شرارتیں بس تمہارے ساتھ کرتی تھی۔۔۔میں محبت کے معنی نہیں سمجھتی تھی تب لیکن پھر بھی تم سے محبت کر بیٹھی تھی مگر تم تو تب سے نفرت کرتے آئے ہو مجھ سے"۔۔۔۔

چھت پر کھڑی نین شکوے کرتی ہوئی بے آواز آنسو بہا رہی تھی...پانچ سالوں میں کیا گیا ضبط پانچ منٹ میں ٹوٹ گیا تھا...

اس کی حالت دیکھ کر دشاب کو سخت تکلیف ہو رہی تھی۔۔

نین اس دن جب سر زمان نے تمھارے پرپوزل کی بات کی تھی تب میں ڈر گیا تھا کہیں تم مجھ سے دور نہ ہو جاؤ" تبھی غلطی کر بیٹھا تھا۔۔مجھے مناسب الفاظ میں انہیں انکار کر دینا چاہیئے تھا مگر تم بھی تو انہیں پسند کرنے لگ گئی تھیں۔۔ نین میں مانتا ہوں غلطی کی ہے میں نے مگر وہ غلطی تم سے دور جانے کے خوف سے کی تھی نہ کہ تم سے نفرت میں..میں سر کو تم سے بدگمان کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ تمھارا خیال دل سے نکال دیں۔۔۔۔۔لیکن تم مجھ سے بدگمان ہو کر اتنی دور چلی گئیں۔۔۔میں پل پل تمھاری یاد میں تڑپا ہوں نین..پلیز مجھے معاف کر کے میری سزا کم کر دو پلیز"۔۔

نین کے قدموں میں بیٹھ کر دشاب اپنے دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر اس سے معافی مانگ رہا تھا جب نین نے بے دردی سے اس کے ہاتھوں کو جھٹکا۔۔

دشاب نے جیسے ہی بے یقینی سے نظر اٹھا کر نین کو دیکھا اس کے چہرے پر پھر سے نیا درد رقم تھا. یک دم دشاب کو کچھ غلط ہو جانے کا خیال آیا لیکن غلط کیا تھا وہ سمجھ نہ پایا۔۔

...."تم نے کہا میں سر کو؟؟۔۔۔۔دوبارہ سے دہراؤ کہنا کیا چاہ رہے ہو تم؟؟"

غصے سے آنکھیں نکالے نین اس کی سوچ پر ماتم کرنے لگی تھی.۔۔

میں انہیں ایک ٹیچر کی حیثیت سے پسند کرتی تھی مگر جب انہوں نے مجھے پروپوز کیا تب میں سمجھ نہ پائی کیا" جواب دوں تبھی میں نے ساری بات اپنے ماں باپ پر چھوڑ دی۔۔۔مجھے لگا کہ اگر تم مجھے پسند کرتے ہو تو اس رشتے کے آنے کے بعد تم اپنے پیار کا اظہار کرو گے۔۔۔میرے لئے پروپوزل بھجواؤ گے مگر تم نے تو میرے کردار کی دھجیاں اڑا دیں۔میں تمھیں اس کے لئے کبھی معاف نہیں کروں گی"۔۔۔

شاک اور درد کی ملی جلی کیفیت سے نین سے مزید کچھ بولا نہ گیا تو نیچے جانے کے لیے قدم اٹھانے لگی۔۔

نین!!!..اگر تم نے مجھے معاف نہ کیا تو میں خود کو شوٹ کر دوں گا"۔۔۔"

دشاب کی پکار پر جیسے ہی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اپنی کنپٹی پر گن رکھ چکا تھا۔۔نین اسکی آنکھوں میں اپنے لئے جنون، عشق صاف دیکھ سکتی تھی۔۔۔اس کو حاصل کرنے کا جنون اس حد تک تھا کہ وہ اسکو پانے کیلئے اپنی زندگی بھی ختم کرنے کو تیار تھا۔۔

دشاب یہ کیا پاگل پن ہے گن نیچے کرو"۔۔۔"

نین اس کی اس حرکت پر تڑپ اٹھی تھی۔۔۔وہ کیسے اپنے محبوب کو موت کے گھاٹ اترتے دیکھ سکتی تھی۔۔

بتاؤ مجھے معاف کرو گی یا نہیں؟؟۔۔۔۔"

.دشاب نے گن کی نال کو کنپٹی پر دباتے ہوئے شدتِ جذبات سے پوچھا۔۔

تم گن نیچے کر دو پلیز۔۔۔میں نے تمہیں معاف کیا اب اگر تمھیں کچھ ہو گیا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر "
پاؤں گی شیبی پلیز"۔۔۔۔

خوف کے مارے نین کے ماتھے پر پسینے کے چند قطرے نمودار ہوئے تھے۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔

اور مجھ سے شادی بھی کرو گی؟؟"۔۔"

دشاب نے گن کی گرفت کو مزید مضبوطی سے کنپٹی پر رکھے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہاں ہاں جو کہو گے کروں گی"۔۔۔۔"

خوف کے مارے بنا سوچے سمجھے نین اسکی ہاں میں ہاں ملا بیٹھی تھی۔۔۔

دشاب نے گن پھینکتے ہوئے بے دردی سے اپنے آنسوؤں کو پونچھا اور نین کی طرف قدم بڑھاتا ہوا نین کو اپنی مضبوط گرفت میں تھام چکا تھا۔۔

....."مگر دشاب"

نین نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے کچھ بولنا چاہا۔۔

کیا مگر؟؟"۔۔۔۔"

امر!!!!!"۔۔۔"

نین نے یک لفظی جواب دیتے ہوئے پریشانی کا اظہار کیا۔۔۔

چھوڑو یار اسکا کوئی نہ کوئی بندوبست کرلیں گے تم اسکی فکر نہ کرو"۔۔۔۔"

دشاب اس وقت کسی کا ذکر نہیں سننا چاہتا تھا۔۔۔

..."چچی مان جائیں گی کیا؟؟"

.اب کی بار اسے نئی فکر لاحق ہوئی

ہاں میری جان وہ اب بہت بدل چکی ہیں"۔۔"

وہ اس کی پریشانی کم کرتا ہوا بولا۔۔۔

...."اور دادی کو کیا کہنا ہے؟؟"

..پلکوں کی جھالر گرائے نین اپنی تمام تر معصومیت کے ساتھ اپنے خدشے پیش کر رہی تھی

.."پتر میں تو پہلے سے یہ سب چاہتی تھی "

خوشی سے کہتے ہوئے دادی نے دروازے سے آواز لگائی.۔

..."دادی آپ؟؟"

نین نے دشاب سے اپنے ہاتھ چھڑواتے ہوئے حیرت سے دادی کی طرف دیکھا اور بھاگ کر ان کے سینے سے جا لگی...

...ان کے پیچھے پیچھے ساری پلٹون بھی چھت پر پہنچ چکی تھی

.."کیسا لگا ہمارا سرپرائز؟"

..دادی نے نین کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے پیار سے پوچھا

دادی یہ سب آپکی پلاننگ تھی؟؟...اور تم سب بھی اس میں شامل تھے؟؟..اور حاذق تمہیں تو میں نہیں" چھوڑوں گی...

نین باقی سب سے حیرت سے سوال کرتی حاذق کا گلا دبانے کو لپکی تھی۔۔۔

.بچاؤ بچاؤ.....یہ انگلینڈ کا تحفہ مجھے مار ڈالے گا"۔"

حاذق بھاگتے ہوئے اونچی اونچی آواز میں دہائی دینے لگا..۔وہاں پر موجود تمام نفوس نین کو چہکتے ہوئے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے.۔۔ عید کے ساتھ ساتھ اس گھر کی خوشیاں ایک بار پھر لوٹ آئی تھیں۔۔

.اچھا اب بتاؤ تم لوگ کیا دعا مانگ رہے تھے؟؟"....ہانی نے شرارت سے دیکھتے ہوئے دونوں سے پوچھا"

.."تم سب ہماری باتیں سن رہے تھے؟؟"

...نین اور دشاب نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے بیک زبان ہو کر پوچھا

..سب کے ایک ساتھ قہقہے گونجے

...."نین اٹیک"

.دشاب نے کہتے ساتھ نین کا ہاتھ تھاما اور ان شیطانوں کے پیچھے بھاگے.۔

یا اللہ میرے بچے ایسے ہی ہنستے مسکراتے رہیں۔۔ کسی کی نظر نہ لگے انہیں"۔۔"

...سب کو آپس میں ہنستا کھیلتا دیکھ کر دادی کے دل سے دعائیں نکلتی جا رہی تھیں

ختم شد

PRIME URDU NOVELS